حمد وستائش

وہ کام جس کے لئے ہم بنائے گئے

مُصنف: شہزاد الیاس

ناشرین: پاور اِن ورڈ منسٹریز

مئی 2025

پروف ریڈینگ:**آفیہ شہزاد**

288-A Basti Saiden Shah Wazir

Ali Road Upper Mall Lahore Pakistan

www.powerinwordministries.com

https://www.youtube.com/@PowerInWordMinistries/videos

https://www.facebook.com/people/POWER-IN-WORD-Ministries/61551665954998/?mibextid=ZbWKwL

دیباچہ

یہ 1999 کی ایک شام تھی میں اور پاسٹر جسٹِن مُنیر موٹر سائیکل پر لاہور کے علاقے "غالِب مارکیٹ گلبرگ 3 ۔۔۔میں ایک کلیسیا میں پہنچے۔ جس کے پاسبان ولیم سیموئیل تھے۔اِس کلیسیا میں میرا یہ پہلا وزٹ تھا۔پاسٹر جسٹِن مُنیر مجھے وہاں اپنے ساتھ لے کر گئے تھے اُنہوں نے وہاں خُدا کے کلام کی خِدمت سرانجام دینی تھی۔یہ بدھ کا دِن تھا سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہمیں گیتوں کی آواز آرہی تھی۔ہر کوئی خُدا کی حمد وستائش میں پوری طرح کھویا ہوا تھا۔شیشے کا دروازہ کھول کر ہم بھی آہستگی سے اندر داخل ہوگئے۔مجھے یوں لگا کہ یہ دُنیا سے کوئی الگ جگہ ہے،کیوں کہ لوگوں کو خُدا کے لئے اِس خوشی سے گاتے ہوئے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔وہ خُدا کی حضوری میں سجدہ ریز ہو کر آنسوؤں کے ساتھ شُکر گزاری کر رہے تھے۔وہاں خُدا کی حضوری کا احساس بالکل الگ نوعیت کا تھا،یہ کوئی مصنوعی مشق نہیں تھی،بلکہ وہاں میں نے حقیقی آسمانی خوشی کا تجربہ حاصل کیا۔یہ دُنیا کی فِکروں سے آزاد کر دینے والی حضوری کا خالص نزول تھا۔دِل خوشی اور شادمانی سے بھر گیا اور چند ہی لمحوں میں ہم بھی اُن بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ مِل کر خُدا کی حمد وستائش کرنے لگے۔

حقیقی حمد و سائش ہمیشہ دِلوں کو گرماتی ہے، پُر جوش کر دیتی ہے، اور یسوع کے لئے ہماری پیاس کو شدید سے شدید ترین کر دیتی ہے۔ حمد وستائش محض گیت گانا اور ساز بجانا نہیں بلکہ اپنے زندہ خُدا کے حضور اپنے آپ کو اُنڈیل دینے کا عمل ہے۔ اِس تحریر کے ذریعے میرا مقصد یہی ہے کہ حمد وستائش کے حوالہ سے کچھ ضروری باتیں آپ تک پہنچاؤں، ظاہر ہے یہ ایک اَدنی سی کاوش ہے اور میں سمجھتا ہوں کسی طور سے بھی اِس موضوع سے مطلق سبھی معاملات کو زیرِ بحث نہیں لایا جا سکتا۔ لیکن اِتنا ضرور ہے کہ اِس تحریر کے توسط سے میں اُس تِشنگی کو بڑھانا چاہتا ہوں جو حمد وستائش کے پُر فضل چشموں کے قریب ہر پڑھنے والے کو لے جائے گی۔ میری دُعا ہے کہ ہمیں ایسی ہی حمد وستائش کا شرف حاصل ہو جو خُدا کی شان کے شایاں ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہے کہ ہم اِسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور جب ہم پورے دِل سے خُدا کی حمد وستائش کرتے ہیں تو اپنے بنائے جانے کے مقصد کو پورا کرتے ہیں۔

فہرستِ مضامین

1۔حمد وستائش کیا ہے۔	5
2۔حمد وستائش کیسے کی جائے۔	11
3۔حمد وستائش کب کریں۔	45
4۔حمد وستائش کی قوت۔	59
5۔حمد وستائش کے عملی اُصول۔	82
6۔حمد وستائش کا مقصد۔	91

باب 1

حمدوستائش کیا ہے؟

"مَیں نے اِن لوگوں کو اپنے لِئے بنایا تاکہ وہ میری حمد کریں۔"یسعیاہ 21:43

"حمدوستائش اپنے دِلوں اور زندگیوں کو خُدا کے لئے شُکر گزاری کے ساتھ پیش کرنے کا عمل ہے"۔

لُغات کے مُطابق حمدوستائش کا مطلب۔۔۔پسندیدگی یا خُوشنودی کا اِظہار کرنا،عِزت دینا،سِجدہ کرنا یا تعریف کرنا ہے۔حمد اور ستائش وہ رُوحانی عمل ہے جس کے ذریعے ہم خُدا سے اپنی محبت، تعظیم اور شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

خُدا کی ذات میں موجود خصوصیات کی وجہ سے ہم اُس کی حمد کرتے ہیں، جیسے عظمت، طاقت،پاکیزگی، اِنصاف،رحم اور اچھائی۔۔۔حمد کا مقصد خُدا کی عزت اور تمجید کرنا ہے۔

ہم خُدا کی ستائش اُن کاموں کی وجہ سے کرتے ہیں جو وہ ہماری زندگی میں ہر روز کرتا ہے۔ جس میں ہماری شخصی، اذدواجی، خاندانی بلکہ ہماری زندگی سے تعلق رکھنے والے سبھی کام شامل ہیں۔

"سچی حمدوستائش کوئی جذباتی تجربہ نہیں ہے، بلکہ ہماری محبت اور عزم کا اِظہار ہے۔"

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خُدا کی حمدوثنا، یا خُدا کی حمدوستائش تو ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہماری حمدوستائش اور ہماری عِبادت کا اصل حق دار ہمارا زندہ خُدا ہی ہے۔

"حمدوستائش ہماری زندگی میں خُدا کی طاقت کو کھولنے کی چابی ہے۔"

ہم اپنی حمدوستائش کے ذریعے خُدا کی تعظیم اور عقیدت کا گہرا بلکہ زیادہ گہرا اِظہار کرتے ہیں۔

"حمدوستائش معجزات کے وقوع پذیر ہونے کے لئے ماحول پیدا کرتی ہے۔"

یہ سپردگی اور تعظیم ظاہر کرنے کا عمل ہے، اِس میں خُدا کے لئے ہمارے عِزت اور عاجزی کے احساس شامِل ہوتے ہیں۔

"حمدوستائش ایمان کا ایک عمل ہے، آزمائشوں میں بھی خُدا کی بھلائی کو تسلیم کرنا۔"

فی زمانہ بہت سے لوگوں کے لئے حمدوستائش عِبادت، بندگی، شُکرگزاری کے لئے وقت نِکالنا اِنتہائی مُشکل کام ہے ایسا کیوں ہے؟۔۔۔اِس کا آسان جواب یہی ہے کہ خُدا سے دُوری اُن کے لئے اِس برکت سے لُطف اندوز ہونے میں رُکاوٹ ڈال دیتی ہے۔ وہ اپنے دُنیاوی کاموں میں اِتنے مصروف ہیں کہ وہ خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے میں ناکام ہو چُکے ہیں اُن کا دِل اُنہیں ملامت کرتا ہے، لیکن وہ معذرت کے علاوہ اور کچھ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

"لوگ خُدا کی حمدوستائش نہیں کر پاتے کیونکہ وہ اپنی زندگی میں اُس کی موجودگی کو نہیں دیکھتے۔"

"لوگ خُدا کی حمدوستائش اِس لئے نہیں کرتے کیونکہ وہ اِس کی اہمیت سے ناواقف ہیں۔"

"لوگ خُدا کی حمدوستائش نہیں کرتے کیونکہ وہ اُس کی تخلیق کردہ خوبصورتی کو دیکھنے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔"

"جب لوگ الٰہی بصیرت سے محروم ہوجاتے ہیں، تواپنے حالات میں اُنہیں خُدا کی حمدوستائش کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔"

لیکن وہ ایمان دار جو خُدا میں قائم ہے حمدوستائش اُس کے لئے آکسیجن کے مترادِف ہے وہ خُدا کی بندگی اور تمجید کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ خُدا کے گھر میں جانے کے لئے، اُسے سجدہ کرنے کے لئے بے تاب رہتا ہے وہ خُدا کی حضوری میں جانے کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ پرندے فضاؤں میں، مچھلیاں پانی میں کیوں خوش ہیں؟۔۔۔ کیوں کہ وہ وہاں رہنے کے لئے بنائی گئیں ہیں۔ ہم بھی صِرف اُسی وقت حقیقی خوشی کو حاصل کرتے ہیں جب ہم خُدا کی حمدوستائش کرتے ہیں کیوں کہ ہم اِسی کے لئے بنائے گئے ہیں۔

"مَیں خُوش ہُوُا جب وہ مُجھ سے کہنے لگے آؤ خُداوند کے گھر چلیں۔" زبور 1:122

"حمد و ستائش اِنسان کی اعلیٰ ترین اور مُقدس ترین سرگرمی ہے۔" اے۔ڈبلیو۔ٹوزر

اِس باب سے متعلق سوالات

1۔ ہم خُدا کی حمد و ستائش کیوں کرتے ہیں؟ اُن صِفات اور کاموں کی وضاحت کریں جن کی وجہ سے خُدا اِس لائق ہے۔

2۔ حمد و ستائش کو "ایمان کا عمل" کیوں کہا گیا ہے؟ آزمائشوں میں بھی خُدا کی حمد کیسے کی جا سکتی ہے؟

3۔ کیا وجہ ہے کہ آج کے دور میں بہت سے لوگ حمد و ستائش کے لئے وقت نہیں نکالتے؟ آپ کے خیال میں اِس کا حل کیا ہو سکتا ہے؟

4۔ حمد و ستائش کو "رُوحانی آکسیجن" یا "معجزات کے لیے ماحول" کیوں کہا گیا ہے؟ اِس بات کی وضاحت اپنی الفاظ میں کریں۔

5۔ آپ کی ذاتی زندگی میں حمد وستائش کا کیا مقام ہے؟ کیا آپ نے کبھی خُدا کی ستائش کے ذریعے رُوحانی خوشی یا تبدیلی کا تجربہ کیا ہے؟

باب2

حمد و ستائش کیسے کی جائے؟

خُدا کی حمد و ستائش ہماری زندگی کا اہم ترین عمل ہے، چاہے ہم گرجا گھر میں ہوں، گھر میں اکیلے ہوں، خاندان کے ساتھ ہوں یا دوستوں کے کسی گروپ میں ہوں۔ اِس باب میں ہم 19 ایسے پہلوؤں پر بات کریں گے جن کے ذریعے ہم خُدا کی حمد و ستائش کر سکتے ہیں۔

گیتوں کے ذریعے حمد و ستائش

"خُداوند کی حمد کرو۔ خُداوند کے حضور نیا گیت گاؤ اور مُقدّسوں کے مجمع میں اُس کی مدح سرائی کرو۔" زبور 1:149

"خُوشی سے خُداوند کی عِبادت کرو۔ گاتے ہُوئے اُس کے حضُور حاضِر ہو۔"

زبور 2:100

"مسیح کے کلام کو اپنے دِلوں میں کثرت سے بسنے دو اور کمال دانائی سے آپس میں تعلِیم اور نصِیحت کرو اور اپنے دِلوں میں فضل کے ساتھ خُدا کے لِئے مزامیر اور گیت اور رُوحانی غزلیں گاؤ۔" کلسیوں 16:3

ایسی غزلیں اور گیت جن میں خُدا کے لئے تعریفی اِلفاظ ہوں خُدا کی حمد و ستائش کے لئے گائے جاسکتے ہیں۔ لیکن اِس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ یہ گیت خُدا کے مُقدس کلام سے متصادم نہ ہوں، اِن میں اگر خُدا کی بجائے لوگوں کی تعریف شامِل ہو جائے تو یہ گیت حمد و ستائش کے زمرے میں نہیں آتے بلکہ یہ اِنسانوں کی مدح کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔اِس لئے ضروری ہے کہ کلیسیا میں۔۔۔اپنی خاندانی یا شخصی عِبادت میں ہم جن گیتوں کو خُدا کی حمد و ستائش کے لئے مُنتخب کرتے ہیں وہ خُدا کے زندہ کلام کی تعلیم کے مطابق ہوں تاکہ ہماری ستائش سے خُدا خوش ہو اور ہمیں برکت دے۔

"اور آپس میں مزامیر اور گیت اور رُوحانی غزلیں گایا کرو اور دِل سے خُداوند کے لِئے گاتے بجاتے رہا کرو۔"اِفسیوں 19:5

اِس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ فلمی گانوں کی دُھنوں کو اِستعمال نہ کیا جائے کیوں کہ ایسا کرنے سے لوگوں کو گیت گاتے ہوئے اِس بات کا خیال رہتا ہے کہ یہ ایک فلمی گانا ہے، لہذا گیت کی دُھن خود بنائیں یا کسی سی بنوائیں اور کلیسیا میں مِل کر گائیں تاکہ خُدا کی لائق طور سے تمجید ہو سکے۔

سازوں کے ذریعے حمد و ستائش

"دَف بجاتے اور ناچتے ہُوئے اُس کی حمد کرو۔ تاردار سازوں اور بانسلی کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔"زبور4:150

ساز ہماری حمد وستائش کا لُطف دوبالا کر دیتے ہیں۔ میں نے بہت سے ساز بجانے والے دیکھے ہیں جو دورانِ عِبادت بڑی عِزت اور تعظیم کے ساتھ ساز بجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو خُدا کی حمد وستائش کرنے میں مدد مِلتی ہے اور وہ بڑی خوش اُسلوبی سے خُدا کی تمجید کر پاتے ہیں۔

خُدا کے خادِم ارنسٹ مل جب بھی خُدا کی حمد وثنا کیا کرتے تھے تو اُن کے ساز بجانے سے لوگ برکت پاتے تھے اُن کی پرستش لوگوں کے دِلوں کو گرماتی تھی۔

سو جب وہ بُری رُوح خُدا کی طرف سے ساؤل پر چڑھتی تھی تو داؤد بربط لے کر ہاتھ سے بجاتا تھا اور ساؤل کو راحت ہوتی اور وہ بحال ہو جاتا تھا اور وہ بُری رُوح اُس پر سے اُتر جاتی تھی۔ 1 سموئیل 23:16

گویا رُوح سے معمور ایمان دار جب ساز بجا کر خُدا کی حمد وستائش کرتے ہیں تو لوگ بحال کئے جاتے ہیں آزاد کئے جاتے ہیں اور اِطمینان کو حاصل کرتے ہیں۔

"لیکن خَیر! کِسی بجانے والے کو میرے پاس لاؤ اور اَیسا ہُوا کہ جب اُس بجانے والے نے بجایا تو خُداوند کا ہاتھ اُس پر ٹھہرا۔"2 سلاطین 15:3

لیکن اِس میں ایک دِقت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اکثر ساز بجانے والوں کی وجہ سے ہم خُدا کی حمدوستائش سے اپنا دھیان ہٹا کر اپنا دھیان ساز بجانے والے پر مرکوز کر لیتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے ہم اپنی عِبادت میں خُدا کی تعریف کرنے کی بجائے اِنسان کی تعریف کرنے لگ جاتے ہیں جو کسی طور بھی قابلِ قبول نہیں ہے۔ وہ بہن بھائی جو ساز بجا کر خُدا کے گھر میں خِدمت کرتے ہیں اُنہیں چاہیے کہ ساز بجاتے ہوئے بہت محتاط ہوں کہ اپنے فن کا دورانِ عِبادت ایک حد تک مظاہرہ کریں تاکہ لوگوں کا دھیان عِبادت سے ہٹ کر اُن کی ساز بجانے کی مہارت پر نہ لگ جائے۔ بہت سی عِبادتوں میں ایک اِنتہائی شرم ناک منظر دیکھنے کو مِلتا ہے کہ لوگ گیت گانے والوں یا ساز بجانے والوں پر پیسوں کی گھٹیاں لُٹاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ عِبادت میں بہت غیر معقول رویہ ہے پاسبانوں کو ایسی روایات کو دورانِ عِبادت روکنا چاہیے۔

خوشی سے نعروں کے ساتھ حمد و ستائش

اپنے جذبات کی بھرپور عکاسی کرنے کے لئے عام طور پر پُر زور نعرے لگائے جاتے ہیں اِس سے کلیسیا میں جوش اور خوشی کی ایک لہر پیدا ہوتی ہے۔ یروشلیم میں خُداوند کا شاہانہ اِستقبال زوردار نعروں سے کیا گیا۔

"اور بِھیڑ میں کے اکثر لوگوں نے اپنے کپڑے راستہ میں بچھائے اور اَوروں نے درختوں سے ڈالیاں کاٹ کر راہ میں پھَیلائیں۔ اور بِھیڑ جو اُس کے آگے آگے جاتی اور پِیچھے پِیچھے چلی آتی تھی پُکار پُکار کر کہتی تھی اِبنِ داؤُد کو ہوشعنا۔ مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام پر آتا ہے۔ عالَمِ بالا پر ہوشعنا۔" متی 21:8-9

دورِ حاضر کی کلیسیاؤں میں خادِموں کا شاندار اِستقبال بھی اب ایک ضروری عمل بنا دِیا گیا ہے۔ خُدا کے خادِم عِزت کے لائق ہیں اور اُن کی حوصلہ افزائی ضرور ہونی چاہئے، لیکن اُنہیں خود اِس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ میزبانوں سے گُزارِش کریں کہ اگر ہمارا اِستقبال کرنا اِتنا ہی ضروری ہے تو براہ کرم اِس کا اہتمام عِبادت شروع ہونے سے پہلے کیا جائے۔۔۔ عِبادت روک کر ہمارا اِستقبال نہ کریں۔ لیکن افسوس خادِم حضرات عِبادت میں ذیادہ تر اُس وقت پہنچتے ہیں جب پنڈال بھر چُکا ہوتا ہے لوگ خُدا کی حمد و ستائش کر رہیں ہوتے ہیں، یوں اچانک خُدا کی حمد و ستائش کو روک کر لوگوں کا دھیان خادِموں کے اِستقبال پر لگا دِیا جاتا ہے۔ خُدا کے خادِموں کو اِس بات کی پاس

داری کرنی چاہیئے کہ وہ خُدا کی حمد وستائش میں رُکاوٹ کا سبب نہ بنیں۔ یہ ذمہ داری میز بان خادِم اور مہمان خادِم دونوں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ سمجھدار اور تجربہ کار خادِم ہونے کا ثبوت دیں۔ خِدمت کے گُزرے سبھی سالوں میں میں نے ایسے بے شمار منظر دیکھے ہیں جن میں نامور خادِموں نے خُدا کی تمجید روک کر اپنے لئے ڈھول، پھولوں کی پتیاں، ہار، پٹاخے انار اور شُرلیاں چلانے پر خوشی محسوس کی۔ کوائر محنت کر کے کلیسیا کو کلام سُننے اور قبول کرنے کے لئے تیار کرتی ہے۔ لیکن سٹیج پر ایک لمبا اِستقبالی پروگرام چلتا ہے۔ پیسوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں جو چلتی ہوئی عِبادت میں شرمناک عمل ہے۔ بہت سے لوگ اپنے موبائل نِکال کر تصویریں اور ویڈیو بنانے لگ جاتے ہیں۔ ذرا سوچیں ایک اِستقبال کی وجہ سے خُدا کی کس طرح تحقیر کی جاتی ہے۔ ہمیں یہ سب کچھ بڑے قرینے سے کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک عِبادت میں ایسا بھی ہوا کہ خادِم حضرات مقررہ وقت سے بہت لیٹ ہوگئے۔ مقامی پاسٹر نے پرستِش کے دوران بڑی خاموشی سے مہمان خادِمین کو سٹیج تک پہنچایا اُنہوں نے کلام سُنایا عِبادت میں کسی قِسم کا کوئی خلل نہیں پڑنے دِیا گیا، لیکن جب عِبادت ختم ہوئی اور کلماتِ برکات کے بعد مہمان خادِموں کا اِستقبال کیا گیا اور پھر سب کو کھانا کھانے کی دعوت دی گئی۔ میں نے

شخصی طور پر میزبان پاسبان کی تعریف کی اور سب نے اُن کے اِس عقلمندانہ عمل کو سراہا۔

"آؤ ہم خُداوند کے حضُور نغمہ سرائی کریں! اپنی نجات کی چٹان کے سامنے خُوشی سے للکاریں۔ شُکرگُذاری کرتے ہُوئے اُس کے حضُور میں حاضِر ہوں۔ مزمُور گاتے ہُوئے اُس کے آگے خُوشی سے للکاریں۔" زبور 95:1-2

"اور جب مَیں نے نِگاہ کی تو اُس تخت اور اُن جان داروں اور بزُرگوں کے گِرداگِرد بُہت سے فرِشتوں کی آواز سُنی جن کا شُمار لاکھوں اور کروڑوں تھا۔ اور وہ بُلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کِیا ہُؤا برّہ ہی قُدرت اور دَولت اور حِکمت اور طاقت اور عِزّت اور تمجِید اور حمد کے لائِق ہے۔" مُکاشفہ 5:11-12

گھٹنے ٹیک کر اور جُھک کر حمد و ستائش

"آؤ ہم جُھکیں اور سِجدہ کریں! اور اپنے خالق خُداوند کے حضُور گھُٹنے ٹیکیں۔"

زبور 95:6

"جُھکنا خُدا کی بالادستی اور عظمت کو پہچاننا ہے،اور اُس کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے۔"

"خُدا کے سامنے جُھکتے ہوئے، ہم عاجزی کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ خالق ہے اور ہم اُس کی مخلوق ہیں۔"

"پِھر مَیں نے آسمان اور زمِین اور زمِین کے نِیچے کی اور سُمندر کی سب مخلُوقات کو یعنی سب چِیزوں کو جو اُن میں ہیں یہ کہتے سُنا کہ جو تخت پر بَیٹھا ہے اُس کی اور برّہ کی حَمد اور عِزّت اور تمجِید اور سَلطنت ابدُالآباد رہے۔ اور چاروں جان داروں نے آمِین کہا اور بزُرگوں نے گِر کر سِجدہ کِیا۔" مُکاشفہ 5:13-14

تالیاں بجا کر اور ناچ کر حمد و ستائش

اپنی حمد و ستائش میں کلیسیاؤں میں تالیاں بجا کر خُدا کی تمجید کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے کلیسیا میں ایک جوش اور جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

"جب ہم حمدوستائش میں تالیاں بجاتے ہیں، تو ہم خُدا کی عظمت کے جشن میں شریک ہوتے ہیں۔"

"حمدوستائش میں تالیاں بجانااپنے جسم کوآسمانی گیت کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔"

"جب ہم حمدوستائش میں تالیاں بجاتے ہیں، تو ہم اپنی زندگی میں خُدا کی فتح کی تصدیق کر رہے ہوتے ہیں۔"

ہر ایک ایمان دار جو خُدا کی حضوری میں آتا ہے وہ اُس کی تمجید اور ستائش کرنے کے لئے پُرجوش ہوتا ہے۔ اِس لئے گیتوں کے دوران تالیاں بجا کر ہم اپنی خوشی، اپنے جوش اور خُدا کے لئے اپنی تعظیم کا اِظہار کرتے ہیں۔ کئی بار ایسا بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ کوئی بھائی یا بہن ناچ کر خُدا کی ستائش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے بائبل مُقدس میں اِس قِسم کی ستائش کی اِجازت موجود ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اِس قِسم کی ستائش کی شدید مذمت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ خُدا کی توہین ہے کہ اُس کے گھر میں لوگ ناچ ناچ کر عِبادت کریں۔ سب

سے پہلی بات تو یہ ہے کہ خُدا کی حمد و ستائش کرنے کا کوئی ایک مخصوص طریقہ نہیں ہے بلکہ مختلف طریقوں سے ہم خُدا کی حمد و ستائش کر سکتے ہیں اور خُدا اِس سے خوش ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ کلیسیا میں سبھی لوگ ناچ رہے ہوتے ہیں بلکہ ایسا وہی کرتے ہیں جو اِس کی قائلیت محسوس کرتے ہیں، اور ایسا کرنا بھی اُسی وقت چاہیے جب ہم ذاتی طور پر رُوح میں اِس کے لئے تحریک محسوس کر رہے ہوں۔ یہ عمل کسی کی دیکھا دیکھی کرنے والا عمل نہیں ہے۔ بزرگ داؤد نے جب خُدا کے حضور عہد کے صندوق کے سامنے ناچنا شروع کیا تو وہ اُس کا ذاتی فیصلہ تھا، کسی دوسرے نے اُس کو ایسا کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا، بلکہ یہ سراسر اُس کی ذاتی قائلیت تھی کہ وہ اپنے زندہ خُدا کی اِس طرح حمد و ستائش کرے۔

"اور داؤُد خُداوند کے حضُور اپنے سارے زور سے ناچنے لگا اور داؤُد کتان کا افُود پہنے تھا۔ سو داؤُد اور اِسرائیل کا سارا گھرانا خُداوند کے صندُوق کو للکارتے اور نرسِنگا پُھونکتے ہُوئے لائے۔ اور جب خُداوند کا صندُوق داؤُد کے شہر کے اندر آ رہا تھا تو ساؤُل کی بیٹی مِیکل نے کھڑکی سے نِگاہ کی اور داؤُد بادشاہ کو خُداوند کے حضُور اُچھلتے اور ناچتے دیکھا۔ سو اُس نے اپنے دِل ہی دِل میں اُسے حقیر جانا... تب داؤُد لَوٹا تا کہ اپنے گھرانے کو برکت دے اور ساؤُل کی بیٹی مِیکل داؤُد کے اِستقبال کو نِکلی اور کہنے لگی کہ اِسرائیل کا بادشاہ آج کَیسا شان

دار معلُوم ہو تا تھاجِس نے آج کے دِن اپنے مُلازِموں کی لَونڈیوں کے سامنے اپنے کو برہنہ کِیا جَیسے کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہو جاتا ہے۔ داؤُد نے مِیکل سے کہا یہ تو خُداوند کے حضُور تھاجِس نے تیرے باپ اور اُس کے سارے گھرانے کو چھوڑ کر مُجھے پسند کِیا تاکہ وہ مُجھے خُداوند کی قَوم اِسرائیل کا پیشوا بنائے۔ سو مَیں خُداوند کے آگے ناچُوں گا۔"

2 سموئیل 6:14۔21

اِن حوالہ جات میں بڑی ہی غور طلب معلومات موجود ہیں بزرگ داؤد کے ناچنے کی وجہ بڑی خاص تھی کہ عہد کا صندوق واپس لایا جا رہا ہے۔ میں نے آج تک کسی بادشاہ کو اپنی فوج اور رعایا کے سامنے ناچتے ہوئی نہیں دیکھا بلکہ ہمیشہ بادشاہ کے سامنے لوگوں کو ناچتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن یہاں معاملہ فرق ہے ایک ملک کا بادشاہ پوری دُنیا کے بادشاہ یعنی بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے ناچ رہا ہے۔ بزرگ داؤد اِس قدر پُرجوش تھا کہ وہ یہ بھول چُکا تھا کہ وہ کون ہے بلکہ وہ صِرف اِس بات کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کس کے سامنے ناچ رہا ہے۔ یہ عِبادت کا بہت بلند میعار ہے کہ ہم جو کچھ کریں صِرف خُدا کے لئے کریں۔

"اور اَیسا ہُؤا کہ جب خُداوند کے عہد کا صندُوق داؤُد کے شہر میں پُہنچا تو ساؤُل کی بیٹی مِیکل نے کھِڑکی میں سے جھانک کر داؤُد بادشاہ کو خُوب ناچتے کُودتے دیکھا اور اُس نے اپنے دِل میں اُس کو حقِیر جانا۔" 1۔تواریخ 29:15

عبرانی میں "מְרַקֵּד" می راقیدھ "اِستعمال ہوا ہے جس کا ایک مطلب پُر جوش طریقے سے ناچنا ہے۔ میکل نے اپنے شوہر کو جب اِس طرح دیکھا تو اُس نے اپنے شوہر کے اِس عمل کو حقیر سمجھا اور وہ بزرگ داؤد سے اِس بات کا گلِہ کرنے لگی کی بطور بادشاہ اُس کو ایسا کرنا زیب نہیں دیتا تھا لیکن داؤد نے اُسے جواب دِیا کہ میرا یہ عمل کسی اِنسان کے لئے نہیں تھا بلکہ اپنے زندہ خُدا کے لئے تھا جس نے مجھے اِسرائیل کا پیشوا بنایا اور میں تو خُدا کے لئے اِس سے بھی زیادہ ذلیل اور رُسوا ہونے کے لئے تیار ہوں۔

"دَف بجاتے اور ناچتے ہُوئے اُس کی حمد کرو۔ تاردار سازوں اور بانسلی کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔" زبور 4:150

میں اِس بات کا قائل ہوں کہ خُدا کے حضور ناچنے کے لئے ہمارے پاس ناچنے کی خاص مہارت کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ہاتھوں کو ہلانا اور اپنے پیروں کو آگے پیچھے حرکت دینا خُدا کے حضور جُھومنا۔۔۔ ناچنے کے زمرے میں ہی آتا ہے۔ لیکن اگر یہ عمل اپنے فن کی نمائش کا رُوپ دھارلے تو وہ خُدا کی پرستش نہیں ہے بلکہ صِرف دِکھاوا ہے۔

چند دِن پہلے مُجھے کسی نے ایک ویڈیو بھیجی جس میں کسی عِبادت گاہ میں ایک نوجوان کسی گیت پر بریک ڈانس کر رہا تھا اور لوگ اُس پر پیسے پھینک رہے تھے، کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے عمل کو خُدا کی حمد و ثنا کہا جا سکتا ہے۔

"تب ہارُونؔ کی بہن مریمؔ نبیّہ نے دف ہاتھ میں لِیا اور سب عَورتیں دف لِئے ناچتی ہُوئی اُس کے پِیچھے چلیں۔ اور مریمؔ اُن کے گانے کے جواب میں یہ گاتی تھی۔ خُداوند کی حمد و ثنا گاؤ کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتح مند ہُوا ہے۔ اُس نے گھوڑے کو اُس کے سوار سمیت سمُندر میں ڈال دِیا ہے۔" خُروج 15:20۔21

ہمارے معاشرے میں علاقائی رقص بھی موجود ہیں جو خوشی اور مُسرت کے اظہار کے لئے ہوتے ہیں۔ مریم اور بنی اسرائیل کی بیٹیوں نے بحرِ قُلزم کو عبور کرنے کے بعد ناچتے ہوئے گیت گایا۔ وہاں ناچنے کے لئے اِستعمال کیا جانے والا عبرانی لفظ" וּבִמְחֹלֹת " اُوویم خولوتھ" جس کا مطلب ہے گھومتے ہوئے ناچنا یا دائرے میں ناچنا۔

خُدا کی عطا کردہ نعمتیں اور حمد و ستائش

"جِس قدر ہر ایک نے اپنے دِل میں ٹھہرایا ہے اُسی قدر دے نہ دریغ کر کے اور نہ لاچاری سے کیونکہ خُدا خُوشی سے دینے والے کو عزِیز رکھتا ہے۔" 2 کرنتھیوں 9:7

"نعمتیں خُدا کی طرف سے ہوتی ہیں، اور اُن کا شکر ادا کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔"

خُدا نے ہمیں بہت کچھ دِیا ہے اور ہمیں چاہئے کہ ہم خُدا کی عطا کردہ نعمتوں کے ذریعے اُس کی حمد و ستائش کریں۔ اپنے روپے پیسے کو خُدا کے کام کے لئے دینا اور اِستعمال کرنا خُدا کی حمد و ستائش کرنا ہے، وہ تعلیم جو خُدا کے رحم اور کرم کی بدولت ہمیں ملی یا حاصل ہوئی اُس کو خُدا کے کلام کو پھیلانے کے لئے اِستعمال کرنا بھی خُدا کی حمد و ستائش کا بہترین وسیلہ ہو سکتا ہے، کلیسیاؤں میں ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں، جیسے الیکٹریشن، ڈرائیور، باورچی، اِنتظامی امور کے ماہر، اور اِس طرح کے بے شمار کام کرنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں۔۔۔ جب یہ اپنے ہُنر کو خُدا کی تمجید اور حمد و ستائش کے لئے اِستعمال کرتے ہیں تو خُدا خوش ہوتا ہے اور کلیسیا کی ترقی ہوتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کو سیکھا سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے سیکھ بھی سکتے ہیں۔

"ہماری زندگی میں ہر لمحہ خُدا کی دی ہوئی نعمتوں کا اِظہار ہے۔"

"جِن کو جِس جِس قدر نِعمت مِلی ہے وہ اُسے خُدا کی مُختلِف نِعمتوں کے اچھّے مُختاروں کی طرح ایک دُوسرے کی خِدمت میں صِرف کریں۔" 1 پطرس 10:4

ایمان کے ذریعے حمد و ستائش

"اور بغیر اِیمان کے اُس کو پسند آنا ناممُکِن ہے۔ اِس لِئے کہ خُدا کے پاس آنے والے کو اِیمان لانا چاہئے کہ وہ مَوجُود ہے اور اپنے طالبوں کو بدِلہ دیتا ہے۔" عبرانیوں 6:11

"ایمان اِنسان کو ہر حالت میں تحمل اور سکون کی حالت میں رکھتا ہے۔"

ہمیں اِس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ خُدا وہی کرے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے۔ ہماری حمد وستائش اِس بات کا اِظہار کرتی ہے کہ ہم خُدا پر یقین اور بھروسہ رکھتے ہیں یہاں تک کہ جب حالات مُشکل یا غیر واضح ہوں۔ ساز گار حالات میں، آزمائشوں کے دور میں، تنگ دستی میں۔۔۔ ہر طرح کے حالات میں خُدا پر ایمان رکھنا ہماری حمد وستائش کا اہم حصّہ ہے۔ خُدا یہ چاہتا ہے کہ ہم ہر طرح کی صورتِ حال میں اُس کا یقین کریں اور جب ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو ہم خُدا کی ستائش کرتے ہیں۔

"خُدا کی حمدوستائش سے دِل کی خوشی اور ایمان کی تازگی حاصل ہوتی ہے۔"

گواہی کے ذریعے خُدا کی حمد وستائش

"۔۔۔۔۔کیونکہ یِسُوعؔ کی گواہی نبُوّت کی رُوح ہے۔"مُکاشفہ 10:19

"خُدا کی گواہی دینا، ہماری رُوح کا اِظہار ہے کہ ہم اُس کے کرم اور محبت کو پہچانتے ہیں۔"

خُدا نے جو کچھ آپ کی زندگی میں کیا ہے اُسے دوسروں کو بتانا، خُدا کی تعریف اور حمد وستائش کی ایک طاقتور شکل ہے۔ اُس کی نیکی اور وفاداری کی گواہی دوسروں کو حوصلہ دے سکتی ہے اور اُنہیں بھی خُدا کی حمد کرنے کی ترغیب دے سکتی ہے۔

"جو خُدا کے بیٹے پر اِیمان رکھتا وہ اپنے آپ میں گواہی رکھتا ہے۔" 1 یوحنا 10:5

باطنی تبدیلی کی گواہی ہمیشہ ہی کلیسیا میں ایک تازہ جھونکے کا کام کرتی ہے۔ یہ موجودہ دور کی کلیسیا کے لئے ایک المیہ ہے کہ اُس کے پاس باطنی تبدیلی کی بجائے مادی چیزوں کے حصّول کی گواہیاں سُننے کو ملتی ہیں۔

"خُدا کی نجات بخش محبت کی گواہی دینا وہ عمل ہے جو ہماری زندگی میں اُس کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔"

"لیکن جب رُوح القُدس تُم پر نازِل ہو گا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلِیم اور تمام یہُودیہ اور سامرؔیہ میں بلکہ زمِین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہو گے۔" اعمال 8:1

باطنی طور پر خُدا ہماری زندگی میں کیا تبدیل کر رہا ہے، یہ بتانا اِس بات کی دِلیل ہے کہ ہم اپنی باطنی تبدیلی کے خواہش مند ہیں۔ بطور ایک ایماندار میں کلیسیاؤں میں گواہی دے رہا ہوں کہ اُس نے کیسے مجھ جیسے گناہ گار کو اپنے کلام کی خِدمت کے لئے مقرر کیا اور کیسے وہ اپنے کلام اور پاک رُوح کے وسیلے سے مجھے درجہ بدرجہ بدِل رہا ہے، مجھے اِس بات سے ہمیشہ حوصلہ مِلتا ہے کہ ہماری سادا۔۔۔ سی گواہی کیسے کلیسیا کو یقِین دِلاتی ہے کہ خُدا موجود ہے اور کام کر رہا ہے۔

"چاہئے کہ اُن میں سے ایک مَرد ہمارے ساتھ اُس کے جی اُٹھنے کا گواہ بنے۔"

اعمال 22:1

اپنی باطنی تبدیلی کی گواہی کے ساتھ ساتھ مسِیح خُداوند کے جی اُٹھنے کی گواہی دینا بھی کلیسیا کی ذمہ داری ہے۔

تعریفی کلمات کے ذریعے خُدا کی حمد و ستائش

"خُداوند کی صداقت کے مُطابِق مَیں اُس کا شُکر کرُوں گا اور خُداوند تعالیٰ کے نام کی تعرِیف گاؤُں گا۔" زبور 17:7

"اَے خُداوند ہمارے رب! تیرا نام تمام زِمین پر کَیسا بزُرگ ہے! تُو نے اپنا جلال آسمان پر قائِم کِیا ہے۔" زبور 1:8

"خُدا کی تعریف میں وہ طاقت ہے جو دِلوں کو محبت اور سکون سے بھر دیتی ہے۔"

خُدا کی ذات میں موجود صِفات کو بیان کرنے سے ہم خُدا کی ستائش کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری ستائش کا بہترین حصّہ ہوتا ہے جس میں ہم اُس کی صِفات کا بیان کرتے ہیں۔

"خُدا کی حمدوستائش ہمارے ایمان اور محبت کا ایک حسین امتزاج ہے۔"

"اَے خُداوند ہمارے رب! تیرا نام تمام زِمین پر کَیسا بزُرگ ہے؟" زبور 9:8

"کیونکہ تُو نے میرے حق کی اور میرے مُعاملہ کی تائِید کی ہے۔ تُو نے تخت پر بَیٹھ کر صداقت سے اِنصاف کیا۔" زبور 4:9

فِطرت کے نظارے اور خُدا کی حمد و ستائش

خُدا نے اپنی تخلیق میں اپنی ذات کے بہت سے راز چھپا رکھے ہیں اور جو اُن پر نِگاہ کرتے ہیں وہ خُدا کی حمد و ستائش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

سمندر، پہاڑ، دریا، آبشاریں، پھول، تِتلیاں، درخت، چرند پرند، موسم، پھل، سبزیاں اِس کائنات میں یہ سب کچھ خُدا نے اِنسان کے تصِرف میں کر دِیا۔ آدم اور حوّا کو اِن سب چیزوں پر اِختیار بخشا اور اُنہیں بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی برکت بھی دِی۔ فِطرت ہمیں خُدا کی موجودگی کا یقین دِلاتی ہے اور ہم خُدا کی تمجید کرتے ہیں اور اُسے مُبارک کہتے ہیں۔

" یہ کرہ ارض اُن کے لئے ایک نغمہ ہے جو اِسے سُنتے ہیں۔"چارج سینٹ یانا

"کسی اچھے دِن گھنے درخت کے سائے میں بیٹھنا اور سبز پہاڑیوں کو دیکھنا بہترین تازگی ہے۔"
جین آسٹن

خُدا اپنی تخلیق میں مستور ہے جو اُسے کھوجتا ہے وہ خُدا کو مبارک کہتا ہے اور اُس کی حمد وستائش کرتا ہے۔

سُننا اور خُدا کی حمد وستائش

حمد وستائش صِرف بولنے کا نام نہیں ہے۔ خاموشی سے سُننے کے لیے وقت نکالیں، خُدا کو آپ کے دِل سے بات کرنے کی اجازت دیں۔

"پس اِیمان سُننے سے پَیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔" رُومیوں 17:10

" خاموشی میں خُدا کی حمدوستائش کے ذریعے، ہم خُدا کی آواز کو زیادہ واضح طور پر سن سکتے ہیں۔ اُس کی سُنیں تاکہ وہ آپ سے امن، محبت اور سچائی کی باتیں کہہ سکے۔"

"حقیقی عِبادت اُس وقت شروع ہوتی ہے جب ہم خُدا کو سُنتے ہیں، اور اُسے سُننے سے، ہم اُس کی تعریف کے لئے اپنے دِلوں کو پیش کرتے ہیں۔"

خُداکاکلام اور حمدوستائش

بائبل مُقدس کوپڑھنے، خُداکے وعدوں پر غور کرنے اور اُس کی سچائی پر دھیان لگانے میں وقت گزاریں۔ عِبادت میں مشغول ہونے کے سب سے طاقتور طریقوں میں سے ایک خُداکے مُقدس کلام پر غور کرنا ہے۔

"تیرا کلام میرے قدموں کے لیے چراغ اور میری راہ کے لیے روشنی ہے۔"

زبور105:119

"خُدا کا کلام حمدوستائش کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے۔ جب ہم اُس کے کلام کو پڑھتے ہیں، ہمیں اُس کی نیکی اور وفاداری کا یقین ہونے لگتا ہے۔"

" کیونکہ خُداوند کا کلام راست ہے اور اُس کے سب کام باوفاہیں۔"زبور4:33

"یِسُوعؔ نے اُس سے کہا اَے شَیطان دُور ہو کیونکہ لِکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سِجدہ کر اور صِرف اُسی کی عِبادت کر۔"متی10:4

خُداکے کلام کو اِستعمال کرکے جب ہم اِبلیس کو جواب دیتے ہیں تو خُدا کی تمجید ہوتی ہے۔

"مسیح کے کلام کو اپنے دِلوں میں کثرت سے بسنے دو اور کمال دانائی سے آپس میں تعلِیم اور نصِیحت کرو اور اپنے دِلوں میں فضل کے ساتھ خُدا کے لِئے مزامِیر اور گیت اور رُوحانی غزلیں گاؤ۔" کُلسیوں 16:3

"جب ہم بائبل مُقدس کو پڑھتے ہیں، تو ہم صِرف خُدا کے بارے میں نہیں سیکھتے بلکہ کائنات کے خالق کے ساتھ بات چیت کا ہمارا ایک سِلسِلہ شروع ہوتا ہے۔"

خُدا کی فرماں برداری اور حمد و ستائش

عِبادت صِرف گیت گانے یا دُعا کی حد تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسی زندگی گزارنے کے بارے میں ہے جو خُدا کی عِزت کرتی ہے۔ اس کے احکام کی تعمیل کرنا، دوسروں سے محبت کرنا، اور اُس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا حمد و ستائش کے مختلِف پہلو ہیں۔

"سموئیل نے کہا کیا خُداوند سوختنی قُربانیوں اور ذبیحوں سے اِتنا ہی خُوش ہوتا ہے جِتنا اِس بات سے کہ خُداوند کا حکم مانا جائے؟ دیکھ فرمانبرداری قُربانی سے اور بات ماننا مینڈھوں کی چربی سے بِہتر ہے۔" 1۔ سموئیل 22:15

"فرماں برداری خُدا سے ہماری محبت کا پھل ہے، اور عِبادت وہ طریقہ ہے جس سے ہم اُس محبت کا اظہار کرتے ہیں۔"

"اگر تُم مُجھ سے مُحبّت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کروگے۔" یوحنا 15:14

خُدا کے حکموں کی پیروی کرنے والا اور اُس کی منشا کے طابع رہنے والا خُدا کی حمد وستائش کرتا ہے۔

سپردگی اور حمد وستائش

"پس اَے بھائیو۔ مَیں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ اپنے بدن اَیسی قُربانی ہونے کے لِئے نذر کرو جو زِندہ اور پاک اور خُدا کو پسندِیدہ ہو۔ یِہی تُمہاری معقُول عِبادت ہے۔"رُومیوں 1:12

حمد و ستائش میں خُدا کو اپنی زندگی کا کنٹرول دینا، اپنے منصوبوں اور خواہشات کو اُس کے حوالے کرنا شامل ہوتا ہے۔ یہ دُعا یا خاموشی کے لمحات کے ذریعے ہو سکتا ہے، جہاں ہم اپنے دِل کو خُدا کی مرضی کے تابع کر دیتے ہیں۔

"اے باپ اگر تُو چاہے تو یہ پِیالہ مُجھ سے ہٹا لے تَو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پُوری ہو۔"لُوقا 42:22

"حمدوستائش تب ہوتی ہے جب ہم اپنے دِلوں کو خُدا کے حوالے کر دیتے ہیں، چاہے ہمارے حالات کچھ بھی ہوں، اِس بات پر بھروسہ کرتے ہوئے کہ وہ ہمارے حالات کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔"

"اُس وقت یِسُوعؔ نے اپنے شاگِردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پِیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلِیب اُٹھائے اور میرے پِیچھے ہو لے۔"متی 24:16

نیک چال چلن اور حمد و ستائش

"اِسی طرح تُمہاری رَوشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تُمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تُمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجِید کریں۔"متی 16:5

ہمارے نیک چال چلن کی وجہ سے خُدا کی تمجید ہوتی ہے اور دوسرے اِس وجہ سے خُدا کی حمد کرتے ہیں اور اُنہیں بھی ترغیب مِلتی ہے کہ وہ بھی اپنی زندگی سے خُدا کا جلال ظاہر کریں۔

"حمدوستائش کا تعلق محض اُن گیتوں سے نہیں ہے جو ہم گاتے ہیں، بلکہ اِس سے کئی گنا ذیادہ اُس زندگی سے ہے جو ہم جیتے ہیں۔"

"اَے خُداوند تیرے خَیمہ میں کَون رہے گا؟ تیرے کوہِ مُقدّس پر کَون سکُونت کرے گا؟ وہ جو راستی سے چلتا اور صداقت کا کام کرتا اور دِل سے سچ بولتا ہے۔"

زبور15:1۔2

"معقول حمدوستائش وہ ہوتی ہے جب خُدا سے ہماری محبت ہمارے اعمال سے ظاہر ہو۔"

دوسروں کی خِدمت اور حمدوستائش

"جو کام کرو جی سے کرو۔ یہ جان کر کہ خُداوند کے لِئے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لِئے۔" کُلسیوں 23:3

"حقیقی حمدوستائش میں یہ بات بڑی اہم ہے کہ ہم محبت اور عاجزی کے ساتھ دوسروں کی خِدمت کیسے کرتے ہیں۔"

دوسروں کی خِدمت کرکے بھی خُدا کی حمدوستائش کی جاسکتی ہے۔ جب ہم دوسروں کے لئے محبت دِکھاتے ہیں اور اُن کی دیکھ بھال کا ذمہ لیتے ہیں، تو ہم خُدا کی محبت کو ظاہر کرتے ہیں، تو یہ حمدوستائش کا بہترین عمل ہو سکتا ہے۔

"کیونکہ مَیں بُھوکا تھا۔ تُم نے مُجھے کھانا کِھلایا۔ مَیں پیاسا تھا۔ تُم نے مُجھے پانی پِلایا۔ مَیں پردیسی تھا۔ تُم نے مُجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ ننگا تھا۔ تُم نے مُجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا۔ تُم نے

میری خبر لی۔ قَید میں تھا۔ تُم میرے پاس آئے۔تب راست باز جواب میں اُس سے کہیں گے اَے خُداوند! ہم نے کب تُجھے بُھوکا دیکھ کر کھانا کِھلایا یاپیاسا دیکھ کر پانی پِلایا؟ ہم نے کب تُجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ ہم کب تُجھے بیمار یا قَید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ ادشاہ جواب میں اُن سے کہے گا میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کِسی ایک کے ساتھ یہ سُلُوک کِیا تو میرے ہی ساتھ کِیا۔ "متی 25:35-40

وقت پر عِبادت میں آکر حمد و ستائش

ہمارے معاشرے میں کہیں بھی دیر سے آنا ایک فیشن کی شکل اِختیار کر چُکا ہے۔لوگ بغیر کسی وجہ کے کہیں بھی دیر سے جانے کے عادی ہو چُکے ہیں۔ لیکن جب یہی غلط رُجحان کلیسیا میں بھی عام نظر آرہا ہو تو یہ افسوس ناک بات ہے۔عِبادت میں دیر سے پہنچنے کی عادت خادِم حضرات میں بھی ایک فیشن کی شکل اِختیار کر چُکی ہے۔خادِم یہ سوچ کر لیٹ آتے ہیں کہ ابھی لوگ نہیں آئے ہوں گے ہم نے عِبادت میں جاکر کیا کرنا ہے۔جب کہ اُنہیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم وقت پر پہنچ کر لوگوں کے لئے ایک اچھا نمونہ بنیں تاکہ اُنہیں خُدا کے گھر میں وقت پر پہنچنے کے لئے قائل کر سکیں۔اور کئی بار یہ بھی ہوتا ہے

کہ اگر مہمان خادِم وقت سے پہلے پُہنچ جائے تو میز بان اُسے عِبادت گاہ میں نہیں لے کر جاتے اُن کا اِصرار اِس بات پر ہوتا ہے کہ ابھی لوگ کم ہیں جب لوگوں کی تعداد بڑھے گی تو ہم آپ کو عِبادت میں خوش آمدید کریں گے اور آپ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کریں گے۔ اِس ساری صورتِ حال میں خُدا کی حمد و ستائش کا کہیں کوئی ذکر تک نہیں ہے بلکہ آؤ بھگت میں ہی کتنا وقت برباد کر دِیا جاتا ہے۔ فضول کاموں میں وقت ضائع کر کے عِبادت کو غیر ضروری لمبا کر دِیا جاتا ہے۔ لوگ کلام شروع ہونے سے پہلے بُری طرح تھک چُکے ہوتے ہیں، اور پھر شرم ناک بات یہ کہ وہی خادِم جو کتنی فون کالز کے بعد عِبادت گاہ پہنچتا ہے وہ لوگوں کو خُدا کے گھر میں بیٹھنے کے آداب سیکھانے لگتا ہے۔ وہ اُنہیں خُدا کی تعظیم کرنے کے درس دینے لگتا ہے۔ جب کہ اپنی زندگی سے وہ اِس کے برعکس نمونہ دے رہا ہوتا ہے۔

تصور کریں ایک ایسی کلیسیا ہے جہاں سبھی لوگ وقت پر عِبادت گاہ میں پہنچ جاتے ہیں حمد و ثنا شروع ہوتی ہے تو سب مِل کر خوشی سے گاتے ہیں تالیاں بجاتے ہیں۔ اور پورے دھیان کے ساتھ عِبادت میں شریک ہوتے ہیں۔

تصور کریں دوسری طرف ایک ایسی کلیسیا ہے جس میں ہر پانچ دس منٹ کے بعد ایک فیملی اندر داخل ہوتی ہے اور وہ لوگ دوسرے لوگوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر بیٹھنے کی معقول جگہ تلاش کرتے ہیں۔ اور یہ سِلسِلہ عِبادت کے آخر تک جاری رہتا ہے بلکہ کچھ خُدا پرست تو عِبادت میں آخری کلمہِ برکات کے وقت بھی عِبادت گاہ میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایسی کلیسیا میں خُدا کی عِزت اور تعظیم کا کوئی ماحول نہیں ہوتا۔ میرا سوال ہے کیا آپ کلیسیائی عِبادات میں وقت پر پہنچتے ہیں یا لیٹ ؟۔۔۔

"عِبادت کے لیے وقت پر پہنچنا خُدا کے لئے احترام کا ایک عمل ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اُس کی حضوری کو ہر چیز سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اُسے ترجیح دیتے ہیں۔"

باحیا لِباس اور حمد و ستائش

خُدا کے لوگ ہوتے ہوئے ہمیں ایسا لباس پہننا چاہئے جس میں حیا کا عنصر موجود ہو بہت چُست لباس کا اِستعمال نہ کریں۔ بہت پتلے لباس کا اِستعمال نہ کریں۔ بہت اُونچے کپڑے نہ پہنیں۔ اب تو لڑکے بھی اِتنی چُست پینٹس پہننے لگے ہیں کہ اُن کے بیٹھنے سے اُن کے

جِسم کے اعضا دِکھنے لگتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسی ٹی شرٹس پہن کر آتے ہیں جن پر عجیب و غریب تحریریں لکھی ہوتیں ہیں جو اِنتہائی غیر مُہذب ہوتیں ہیں۔ اور کئی نوجوان ایسی شرٹس پہن کر آجاتے ہیں جن پر نامناسب تصویریں بنی ہوتی ہیں۔

"ہمارا لباس خُدا کے فضل اور خوبصورتی کا عکاس ہونا چاہئے۔"

"اِسی طرح عَورتیں حیادار لِباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ بال گُوندھنے اور سونے اور موتِیوں اور قیمتی پَوشاک سے۔ بلکہ نیک کاموں سے جَیسا خُدا پرستی کا اِقرار کرنے والی عَورتوں کو مُناسِب ہے۔"

1۔ تیمتھیس 2:9۔10

"باحیا لباس پہننا بھی حمدوستائش ہے، کیونکہ یہ ایک ایسے دِل کی عکاسی کرتا ہے جو سب چیزوں سے بڑھ کر خُدا کی عزت کرنا چاہتا ہے۔"

"اور تُمہارا اِسنگار ظاہِری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تُمہاری باطِنی اور پوشِیدہ اِنسانیّت حِلم اور مِزاج کی غُربت کی غَیر فانی آرایش سے آراستہ رہے کیونکہ خُدا کے نزدِیک اِس کی بڑی قدر ہے۔"

1۔ پطرس 3:3۔4

"حمدوستائش صِرف یہی نہیں کہ ہم چرچ میں کیا کرتے ہیں۔اِس کا تعلق ہمارے ہر عمل سے ہے، بشمول اِس کے کہ ہم خُدا کے احترام میں کس قِسم کے لِباس کا اِنتخاب کرتے ہیں۔"

مِل کر عِبادت کے ذریعے حمد و ستائش

ایمان داروں کے ساتھ مل کر عِبادت کرنے کے لیے جمع ہوں۔ یہ کلیسیا، چھوٹے گروپس یا گھروں میں ہو سکتا ہے جہاں لوگ گیت گاتے ہیں، دُعا کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کو ایمان میں بڑھنے کے لئے حوصلہ دیتے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ دُعا کرنے سے ہمارے ایمان کو تقویت ملتی ہے اور ہم اپنے ذہن کو خُدا کی ذات پر مرکوز کرنے میں کامیاب ہو پاتے ہیں۔ اجتماعی حمد و ستائش رُوحانی احساس کو گہرا کر سکتی ہے۔

"مل کرعِبادت کرنا، خُدا کی رضا اور رحمت کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔"

اِس باب سے متعلق سوالات

1۔زبور 1:149 کے مطابق خُداوند کی حمد کس انداز میں کی جانی چاہیے؟

2۔کلسیوں 16:3 میں گیتوں کے ذریعے خُدا کی ستائش کے ساتھ کون سی باتوں کی تعلیم دی گئی ہے؟

3۔بائبل کی روشنی میں فلمی گانوں کی دھن پر گیت گانے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟

4۔زبور 4:150 میں کن سازوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے ذریعے خُدا کی حمد کی جا سکتی ہے؟

5۔1۔سموئیل 23:16 کے مطابق داؤد کے ساز بجانے سے ساؤل کو کیا فائدہ ہوتا تھا؟

6۔خُدا کے حضور ساز بجانے والوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

7۔زبور 95:1-2 کے مطابق خوشی کے ساتھ خُدا کی ستائش کس طرح کی جاتی ہے؟

8۔داؤد بادشاہ کے ناچنے پر میکل کا کیا ردعمل تھا اور داؤد نے اُسے کیا جواب دیا؟

9۔بائبل کے مطابق کیا ناچ کر خُدا کی حمد کی جا سکتی ہے؟ وضاحت کریں۔

10۔خُدا کی دی ہوئی نعمتوں کے ذریعے اُس کی حمد و ستائش کیسے کی جا سکتی ہے؟

11۔ایمان کے ذریعے خُدا کی حمد و ستائش کا مطلب کیا ہے؟

12۔ گواہی دینا خُدا کی حمد و ستائش کی کس قسم میں شمار ہوتا ہے؟

13۔زبور 119:105 میں خُدا کے کلام کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟

14۔بائبل کے مطابق خاموشی کے دوران خُدا کی حمد و ستائش کیسے ممکن ہے؟

15۔ سموئیل 15:22 کے مطابق خُدا کی نظر میں فرمانبرداری اور قربانی میں سے کون سی چیز افضل ہے؟

باب 3

حمد و ستائش کب کرنی ہے؟

حمد و ستائش مسیحی ایمان کا دِل ہے۔ یہ صِرف اِلفاظ کا اِظہار نہیں، بلکہ ایک زندہ تعلق کی علامت ہے—اِنسان کا اپنے خالق کے حضور جُھکنا، اُس کی بڑائی کو تسلیم کرنا، اور اُس کی

محبت، قدرت اور وفاداری پر دِل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہونا۔ خوشی ہو یا غم، کامیابی ہو یا آزمائش، ایک سچا ایماندار ہر حال میں کہتا ہے۔

" مَیں ہر وقت خُداوند کو مُبارک کہُوں گا۔ اُس کی سِتایش ہمیشہ میری زُبان پر رہے گی۔" زبور 1:34

حمد صِرف چرچ کی چار دیواری تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک طرزِ زندگی ہے جو ہمیں ہر دِن، ہر لمحہ خُدا کے قریب تر لاتی ہے۔

حمد و ستائش ایک مُسلسل عمل

بائبل مُقدس مسیحیوں کو ہر وقت خُدا کی حمد و ستائش کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ حمد و ستائش صِرف چرچ کی عِبادات کے لمحات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی روزمرہ کی زندگی کا حصّہ ہونی چاہیئے۔

"حمد و ستائش وہ عمل ہے جو اِنسان کو خُدا کے قریب لے آتا ہے اِسی لئے اِسے جاری رکھنا چاہئے۔"

"ہر وقت خُوش رہو۔ بِلاناغہ دُعا کرو۔ ہر ایک بات میں شُکر گُذاری کرو کیونکہ مسیح یِسُوع میں تُمہاری بابت خُدا کی یہی مرضی ہے۔" 1 تھیسلنیکیوں 5:16۔18

حمد و ستائش اور وقت

آپ دِن میں کسی بھی وقت خُدا کی حمد و ستائش کر سکتے ہیں۔ خُدا کی حمد و ستائش ایک ایسا عمل ہے جو مسیحی ایماندار کی زندگی میں روزمرہ کے تجربات کا حصّہ ہونا چاہیئے۔ خُدا کی حمد اور ستائش کا کوئی مخصوص وقت نہیں، بلکہ ہر وقت اور ہر حالت میں ہمیں خُدا کی عظمت، محبت، اور برکتوں کا اعتراف کرنا چاہیئے۔

"مَیں ہر وقت خُداوند کو مُبارک کہُوں گا۔ اُس کی سِتایش ہمیشہ میری زُبان پر رہے گی۔" زبور 34:1

ہمیں ہر وقت خُدا کی حمد کرنی چاہیئے، چاہے زندگی میں خوشی ہو یا غم، سکون ہو یا پریشانی۔ خُدا کی حمد و ستائش کے لئے وقت کی قید نہیں ہوتی۔

"اَے میرے بھائیو! جب تُم طرح طرح کی آزمایشوں میں پڑو۔ تو اِس کو یہ جان کر کمال خُوشی کی بات سمجھنا کہ تُمہارے اِیمان کی آزمایش صبر پَیدا کرتی ہے۔"

یعقوب 1:2۔3

جب ہم آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں، تو ہمیں خوشی اور حمد وستائش کے ساتھ اُن کا سامنا کرنا چاہیئے ، کیونکہ اِس سے ہمارے ایمان کو مضبوط ملتی ہے۔

حمد وستائش اور دِن کا آغاز

ہمیں اپنے دِن کا آغاز خُدا کے ساتھ اُس کی حمد وستائش کے ذریعے کرنا چاہیئے یہ قابلِ قدر اور خوبصورت عمل ہے۔ بائبل مُقدس ہمیں دِن کے شروع میں خُدا کی حمد کرنے کی اہمیت سیکھاتی ہے۔

"دِن کا آغاز خُدا کی رضا اور برکت کے ساتھ ہو
یہی سب سے بڑی کامیابی ہے-"

"اَے خُداوند! تُو صُبح کو میری آواز سُنے گا۔ مَیں سویرے ہی تُجھ سے دُعا کر کے اِنتظار کرُوں گا۔" زبور 3:5

"ہر دِن کی روشنی میں خُدا کی عظمت نظر آتی ہے-"

دِن کی ابتدا میں خُدا کی حمد کرنے سے ہمارے دِل کو سکون مِلتا ہے اور دِن کی شروعات خُدا کے ساتھ کرنے سے ہمارے اندر ایمان اور فتح مندی کے جذبات جنم لیتے ہیں۔

مُشکِل وقت میں حمد و ستائش

مُشکِل وقت میں خُدا کی عِبادت کرنا اہم ہے۔ یہ خُدا کی حاکمیت کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے یہاں تک کہ جب زندگی غیر یقینی یا تکلیف دہ محسوس ہو۔

"مُشکل وقت ہمیشہ گزر جاتا ہے اور ہمیں کچھ نہ کچھ سیکھا کر جاتا ہے،ہمیں اِس کے لئے خُدا کی حمدوستائش کرنی چاہئے۔"

"تب ایُّوب نے اُٹھ کر اپنا پیراہن چاک کِیا اور سر مُنڈایا اور زمِین پر گِر کر سِجدہ کِیا۔ اور کہا ننگا مَیں اپنی ماں کے پیٹ سے نِکلا اور ننگا ہی واپس جاؤُں گا۔ خُداوند نے دِیا اور خُداوند نے لے لِیا۔ خُداوند کا نام مُبارک ہو۔" ایوب 1:20۔21

ایوب سب کچھ کھونے کے بعد بھی خُدا کی تعریف کرتے ہوئے نظر آتا ہے وہ اپنی آزمائش کے وقت میں بھی خُدا کی تمجید کرتا ہے۔

"مشکل وقت میں خُدا کی حمدوستائش ہمیں قوت فراہم کرتی ہے۔"

"اَے میری جان! تُو کیوں گِری جاتی ہے؟ تُو اندر ہی اندر کیوں بے چَین ہے؟ خُدا سے اُمّید رکھ کیونکہ وہ میرے چہرے کی رَونق اور میرا خُدا ہے۔ مَیں پِھر اُس کی سِتایش کرُوں گا۔" زبور 42:11

مُشکلات کے دوران حمد وستائش طاقت اور سکون حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہو سکتی ہے۔ یہ ایک یاد دہانی ہے کہ خُدا زندگی کے ہر مرحلے میں ہمارے ساتھ ہے۔ مُشکل اُوقات میں حمد وستائش ہمیں تقویت دیتی ہے۔

کامیابی اور خوشی کے وقت

ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم اپنی فتوحات، برکات، یا خوشی کے لمحات کا جشن مناتے وقت خُدا کی شُکر گزاری کریں اُس کی حمد وستائش کریں۔ اِن لمحات میں خُدا کی ستائش کے لیے وقت نکالنا ضروری ہے۔ کیوں کہ اکثر ایسے لمحوں میں ہی لوگ خُدا کی ستائش کرنے کی بجائے دُنیاوی طریقوں سے خوشی منانے کا اہتمام کرنے کی غلطی کا ارتقاب کرتے ہیں۔

"کاش کہ لوگ خُداوند کی شفقت کی خاطِر اور بنی آدؔم کے لِئے اُس کے عجائِب کی خاطِر اُس کی سِتایش کرتے!"زبور8:107

"ہمیں اپنی کامیابی اور خوشی کے لمحات میں خُدا کی حمدوستائش کو پہلا درجہ دینا چاہئے کیوں کہ اِس کے بغیر ہماری کامیابی اور خوشی بے رونق ہے-"

"شُکرگُذاری کرتے ہُوئے اُس کے پھاٹکوں میں اور حمد کرتے ہُوئے اُس کی بارگاہوں میں داخِل ہو۔اُس کا شُکر کرو اور اُس کے نام کو مُبارک کہو۔"زبور4:100

حمد وستائش شِفا اور بحالی

جب ہم توبہ کرتے ہیں اور خُدا کی طرف پلٹ جاتے ہیں،تو خُدا کے ساتھ ہمارے تعلقات بحال ہو جاتے ہیں۔بحالی کے اِس وقت میں ہمارا دِل خُدا کی ستائش کرتا ہے اور ہماری رُوح خُدا میں خوشی مناتی ہے۔ہماری حمد وستائش خُدا کے ساتھ ہمارے تعلق کی بحالی کی عکاسی کرتی ہے۔

"اپنی نجات کی شادمانی مُجھے پِھر عِنایت کر اور مُستعِد رُوح سے مُجھے سنبھال۔ تب مَیں خطاکاروں کو تیری راہیں سِکھاؤُں گا اور گُنہگار تیری طرف رجُوع کریں گے۔"

زبور 51:12۔13

جب کسی شخص کو اُس کے گناہوں کی معافی کی یقین دہانی مِل جاتی ہے تو اُس کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔ وہ اپنی اِس خوشی اور اپنی اِس باطنی تبدیلی کو لوگوں کے ساتھ اپنی گواہی کی صورت میں ضرور بتاتا ہے۔

"اَے میری جان! خُداوند کو مُبارک کہہ اور اُس کی کِسی نِعمت کو فراموش نہ کر۔ وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے۔۔۔" زبور 103:2

خُدا کی حمد و ستائش کا ایک اہم پہلو اِس کی شِفابخش قوت ہے۔ جب ہم خُدا کی بحالی کی قوت پر ایمان رکھتے ہیں، تو ہم اُس کے احسانات اور شِفا کے لئے اُس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

جب خُدا ہمیں شِفا یا بحالی عطا کرتا ہے، تو یہ ضروری ہے کہ ہم اُس کا شکر کریں اور اُس کی حمد میں مشغول ہوں۔ بائبل مُقدس میں کئی جگہ پر ہمیں شکر گزاری اور حمد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، خاص طور پر جب خُدا ہمیں شِفایابی دے۔

"پھر اُن میں سے ایک یہ دیکھ کر کہ مَیں شِفا پا گیا بُلند آواز سے خُدا کی تمجِید کرتا ہُؤا لَوٹا۔ اور مُنہ کے بَل یِسُوعؔ کے پاؤں پر گِر کر اُس کا شُکر کرنے لگا۔۔۔" لوقا 17:15۔16

جب خُدا کسی کو شِفایابی عطا کرتا ہے، تو اُس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ اِس آیت میں ایک شخص جو بیماری سے شِفایاب ہوا، اُس نے خُدا کی حمد کی اور اس کی شکر گزاری کے لئے یسوع کے سامنے جُھک گیا۔

"وہ تُجھے تمام بیماریوں سے شِفا دیتا ہے۔ وہ تیری جان ہلاکت سے بچاتا ہے۔ وہ تیرے سر پر شفقت و رحمت کا تاج رکھتا ہے۔" زبور 103:3۔4

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خُدا کی قدرت کو پہچانیں اور اُس کے کاموں کا اپنی زندگی میں اِقرار کریں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یسوع مسیح نے ہمارے لئے اپنی جان قربان کی تاکہ ہم بچائے جائیں، بحال کئے جائیں اور شِفا پائیں۔ جب ہم اِس بات کا شعور حاصل کرتے ہیں کہ خُدا نے یسوع کے وسیلے ہماری بحالی کا اِنتظام کیا تو ہم اُس کی ستائش کرتے ہیں۔

جب رُوح اُلقدس رہنمائی کرے

میری زندگی میں ایسا بہت دفعہ ہوا جب میں نے دوسروں کے لئے یا دوسروں نے میرے لئے رُوح کی تحریک سے دُعا کی اور خُدا نے اپنے جلالی کاموں کو ظاہر کیا اور ہماری زندگی میں اپنی گواہی کو قائم کیا۔

"رُوح اُلقدس ہی وہ عظیم مددگار ہے جو حمدوستائش کی گہرائی ہم پر آشکار کر سکتا ہے۔"

خُدا کی حمدوستائش ایک رُوحانی عمل ہے جو اِنسان کے دِل میں رُوح القدس کی رہنمائی سے پیدا ہوتا ہے۔ جب رُوح القدس ہمارے اندر کام کرتا ہے، تو ہم خود بخود خُدا کی عظمت اور قدرت کو پہچانتے ہیں اور اُس کی حمدوستائش میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

"اور شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اِس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ رُوح سے معمُور ہوتے جاؤ۔ اور آپس میں مزامیر اور گیت اور رُوحانی غزلیں گایا کرو اور دِل سے خُداوند کے لِئے گاتے بجاتے رہا کرو۔" اِفسِیوں 5:18-19

جب رُوح القدس ہمارے اندر کام کرتا ہے، وہ ہمیں خُدا کے قریب لاتا ہے اور ہمارے دِلوں کو خُدا کی حمدوستائش کے لئے تیار کرتا ہے۔ وہ ہمیں یقین دِلاتا ہے کہ خُدا نے ہمیں اپنے فرزند کے طور پر قبول کر لیا ہے۔

"رُوح خود ہماری رُوح کے ساتھ مِل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔"

رُومیوں 16:8

اِجتماعی بحران کے وقت

جس طرح افراد مُشکِل وقت میں عِبادت کر سکتے ہیں، اِسی طرح کلیسیائیں اور لوگ بحران یا قومی سانحے کے وقت خُدا کی عِبادت کے لیے اِکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اُن اُوقات میں عِبادت اور حمد وستائش خُدا پر ہمارے بھروسے اور ایمان کو ظاہر کرتی ہے ۔

"جو بحرانوں میں خُدا کی حمدوستائش کرتے ہیں، وہی کامیاب ہوتے ہیں۔"

"اور جب اُس نے قَوم سے مشورہ کر لِیا تو اُن لوگوں کو مُقرّر کِیا جو لشکر کے آگے آگے چلتے ہُوئے خُداوند کے لِئے گائیں اور حُسنِ تقدُّس کے ساتھ اُس کی حمد کریں اور کہیں کہ خُداوند کی شُکر گُذاری کرو کیونکہ اُس کی رحمت ابد تک ہے۔ جب وہ گانے اور حمد کرنے لگے تو خُداوند نے بنی عمُّون اور موآب اور کوہِ شعِیر کے باشِندوں پر جو یہُوداہ پر چڑھے آ رہے تھے کمِین والوں کو بِٹھا دِیا۔ سو وہ مارے گئے۔"2 تواریخ 20:21-22

جب خُدا کے لوگوں نے اپنی فوج سے کہیں زیادہ بڑی فوج کا سامنا کیا۔ اُنہوں نے جنگ سے پہلے خُدا کی حمدوستائش کی، اور اُس نے اُن کی طرف سے مداخلت کی، اور اُنہیں فتح عنایت کی۔

"اندھیروں کے گھنے بُحرانوں میں حمدوستائش کا دیا روشن رکھیں۔"

لیکن تُو قُدُّوس ہے۔ تُو جو اِسرائیل کی حمدوثنا پر تخت نشین ہے۔ ہمارے باپ دادا نے تُجھ پر توکُّل کِیا۔ اُنہوں نے توکُّل کِیا اور تُو نے اُن کو چُھڑایا۔ اُنہوں نے تُجھ سے فریاد کی اور رہائی پائی۔ اُنہوں نے تُجھ پر توکُّل کِیا اور شرمِندہ نہ ہُوئے۔" زبور 22: 3-5

ہماری آزمائشوں اور مُشکلوں میں خُدا ہمیں چھوڑ نہیں دیتا بلکہ وہ ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم اُس کی تمجید کریں اور اُس کی حمدوستائش کریں تا کہ وہ ہمیں چُھڑائے اور سرفراز کرے۔

"بُحران میں کامیابی، ہمیشہ خُدا پر یقین اور حمدوستائش سے حاصل ہوتی ہے۔"

اِس باب سے متعلق سوالات

1۔زبور34:1 میں حمد وستائش کے بارے میں کیا ہدایت دی گئی ہے؟

2۔حمد وستائش مسیحی ایمان کا کون سا پہلو ظاہر کرتی ہے؟

3۔بائبل کے مطابق کیا حمد صرف چرچ میں کرنی چاہیے؟ وضاحت کریں۔

4۔1۔تھِسلُنیکیوں5:16۔18 میں ایمانداروں کے لیے کون سی تین اہم باتوں پر زور دیا گیا ہے؟

5۔دِن کے آغاز میں حمد وستائش کرنے کے کیا فوائد ہیں؟

6۔زبور5:3 کے مطابق دِن کے آغاز میں دُعا اور انتظار کا کیا مطلب ہے؟

7۔مشکل وقت میں حمد کرنا کیوں ضروری ہے؟ ایوب کی مثال سے وضاحت کریں۔

8۔زبور42:11 میں مصیبت کے وقت ایماندار کی کیا سوچ ہونی چاہیے؟

9۔کامیابی یا خوشی کے وقت حمد وستائش کیوں ضروری ہے؟

10۔ زبور 107:8 میں خُدا کی کن خوبیوں کے لیے اُس کی ستائش کرنے کو کہا گیا ہے؟

11۔ زبور 100:4 میں خُدا کے حضور داخل ہونے کا طریقہ کیا بیان کیا گیا ہے؟

12۔ زبور 51:12۔13 میں توبہ کے بعد کی جانے والی حمد و ستائش کا مقصد کیا ہے؟

13۔ جب خُدا کسی کو شفا دیتا ہے تو اُسے۔۔۔لوقا 17:15-16 کی روشنی میں کیا ردِ عمل دینا چاہیے؟

14۔ اِفسیوں 5:18-19 کے مطابق رُوح سے معمور ہو کر حمد کا طریقہ کیا ہے؟

15۔ 2 تواریخ 20:21-22 میں اجتماعی بحران کے دوران حمد و ستائش کا کیا نتیجہ نکلا؟

باب4

حمد و ستائش میں طاقت

حمد وستائش ایک ایسی باطنی قوت ہے جو کمزور کو مضبوط، شکستہ دِل کو پُر اُمید، اور مایوس رُوح کو نئ زندگی عطا کرتی ہے۔ جب ایک دِل شکر گزاری کے ساتھ خُدا کی حمد کرتا ہے، تو وہ آسمانی دروازے کھلتے دیکھتا ہے۔ بند دروازے وا ہوتے ہیں، زنجیریں ٹوٹتی ہیں، اور اندھیرے میں اُمید کی کِرن چمکتی ہے۔ حمد وستائش وہ زبان ہے جو اِنسان کی محدودیت کو خُدا کی لا محدود قدرت سے ہم آہنگ کر دیتی ہے۔ یہ ایک اِعلان ہے۔۔۔ کہ خُدا کی حضوری ہماری کمزوریوں سے بڑی ہے، اور اُس کی جلالی موجودگی ہر حالت میں ہمارے ساتھ ہے۔ سچی حمد وستائش۔۔۔ ایک ایسی رُوحانی جنگ ہے، جس میں فتح یقینی ہے۔

خُدا کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط ہوتا ہے

حمدوستائش خُدا کے ساتھ ہمارے تعلقات کو گہرا کرتی ہے، ہمیں اُس کے قریب لاتی ہے۔ حمدوستائش میں ہم خُدا کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے دِل کو اُس کی مرضی سے ہم آہنگ کرتے ہیں، یوں خُدا اور ہمارے درمیان ایک گہرے تعلق اور قربت کو فروغ مِلتا ہے۔

"کیونکہ مُجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو مُحبّت ہمارے خُداوند مسیح یِسُوعؔ میں ہے اُس سے ہم کو نہ مَوت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی۔"رُومیوں 38:8

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو مسیح کی محبت کا مُکاشِفہ ہمیں خُدا سے جوڑ دیتا ہے جس سے ہمیں کوئی جُدا نہیں کر سکتا یہاں تک کہ موت بھی نہیں۔

خُدا کی موجودگی کا تجربہ

"ہم خُدا کی جس قدر حمدو ستائش کرتے ہیں ہمیں اُتنا ہی اُس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔"

جب ہم حمد وستائش کرتے ہیں، خاص طور پر دِل کی خوشی سے تو خُدا اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم نے حمد وستائش کے دوران کئی مافوق اُلفطرت کام ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ جو ہمیں اِس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ خُدا اپنے لوگوں میں رہتا اور بستا ہے۔

"لیکن تُو قُدُّوس ہے۔ تُو جو اِسرائیل کی حمد و ثنا پر تخت نشِین ہے۔" زبور 3:22

رُوحانی تجدید

"وہ تھکے ہُوئے کو زور بخشتا ہے اور ناتوان کی توانائی کو زِیادہ کرتا ہے۔ نَوجوان بھی تھک جائیں گے اور ماندہ ہوں گے اور سُورما بِالکُل گِر پڑیں گے۔ لیکن خُداوند کا اِنتظار کرنے والے ازسرِ نَو زور حاصِل کریں گے۔ وہ عُقابوں کی مانِند بال و پر سے اُڑیں گے وہ دَوڑیں گے اور نہ تھکیں گے۔ وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے۔"یسعیاہ 40:29۔31

ہمیں کئی بار اِس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ ہم جب تھکے ہارے پریشان حال خُدا کے حضور حاضر ہوئے اور اُس کی حمد وستائش کی تو ہماری رُوح کو تازگی ملی اور یہ تجربہ ہماری باطنی تجدید کا وسیلہ بنا۔ خُدا کی حمد وستائش ہمیں ہر طرح کے بوجھ سے آزاد کرتی ہے، اپنے

مقصد سے دوبارہ جُڑنے اور ہماری زندگی کے لئے خُدا کے مقصد کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

"حمدوستائش رُوحانی حیات نو کے وہ لمحات ہو تے ہیں، جن میں خُدا آپ کو اپنی خوشی اور طاقت سے بھر دیتا ہے۔"

اندرونی شِفا!

حمدوستائش ہماری جذباتی اور رُوحانی شِفا کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جب ہم خُدا کی بھلائی پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اور اُس کی محبت کا یقین کرتے ہیں، تو یہ عمل ہمیں بے دِلی، اُلجھنوں اور پریشانیوں سے شِفا بخشتا ہے۔ حمدوستائش امن کی فضا پیدا کرتی ہے جہاں شِفا یابی کا عمل تیز سے تیز تر ہو جاتا ہے۔

خُدا کی حمد کرنے سے اِنسان کا دِل سکون پاتا ہے اور اس کی رُوح میں تسلی آتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہماری پریشانیاں اور غم کم ہو جاتے ہیں اور ہم خُدا کو اپنے دِل کی حالت سے آگاہ کرتے ہیں، جو ہماری باطنی شِفا کی طرف ایک قدم ہوتا ہے۔

"اَے مِحنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دُوں گا۔ میرا جُوُا اپنے اُوپر اُٹھالو اور مُجھ سے سِیکھو۔ کیونکہ مَیں حلِیم ہُوں اور دِل کا فروتن۔ تو تُمہاری جانیں آرام پائیں گی۔" متی 11:28-29

خُدا کی حمد اور اُس کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے ہم اپنے ذہنی بوجھ کو اُسے سونپ کر سکون پاتے ہیں۔ حمد کا عمل ہمارے دِل و دِماغ کو آرام فراہم کرتا ہے، جو ہماری باطنی شِفا کا باعث بنتا ہے۔ حمد و ستائش ہماری رُوحانی قوت کو بڑھاتی ہے اور ہم خُدا کی مدد سے اپنی مُشکِلات کا سامنا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

ذہن کی تجدید

حمد و ستائش ہمیں خُدا کی سچائی اور وعدوں پر توجہ مرکوز کرنے میں مدد کرتی ہے، منفی خیالات، شک اور خوف کا مقابلہ کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ ہماری توجہ ہمارے مسائل سے ہٹا کر خُدا کی قدرت اور وفاداری کی طرف موڑ دیتی ہے۔

"اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدِلتے جاؤ تاکہ خُدا کی نیک اور پسندِیدہ اور کامِل مرضی تجربہ سے معلُوم کرتے رہو۔" رُومیوں 12:2

خُدا کی حمد کا سب سے اہم اثر یہ ہے کہ ہمیں اِس سے ذہنی سکون اور امن مِلتا ہے۔ یہ ہماری ذہنی تجدید میں ہمیں مدد فراہم کرتی ہے۔

"غرض اَے بھائِیو! جِتنی باتیں سچ ہیں اور جِتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جِتنی باتیں واجِب ہیں اور جِتنی باتیں پاک ہیں اور جِتنی باتیں پسندِیدہ ہیں اور جِتنی باتیں دِلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعرِیف کی باتیں ہیں اُن پر غَور کِیا کرو۔" فلپیوں 8:4

خُدا کی حمد ہمیں ایسی چیزوں پر غور کرنے کی ترغیب دیتی ہے، جو ہمارے ذہن کو منفی خیالات سے بچاتی ہیں اور ذہنی تجدید کا باعث بنتی ہیں۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اپنی زندگی کے چیلنجز کو اُس کے حوالے کرتے ہیں، اور اِس سے ہمیں ذہنی سکون اور راحت ملتی ہے۔

خُدا کی مدد کو حاصل کرنا

ہماری حمد وستائش ہمارے لئے خُدا کی مدد فراہم کرتی ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم پورے دِل سے اُس کی حمد وستائش کریں۔

"آدھی رات کے قرِیب پَولُس اور سِیلاؔس دُعا کر رہے اور خُدا کی حمد کے گیت گا رہے تھے اور قَیدی سُن رہے تھے۔ کہ یکایک بڑا بَھونچال آیا۔ یہاں تک کہ قَید خانہ کی نیو ہِل گئی اور اُسی دَم سب دروازے کُھل گئے اور سب کی بیڑِیاں کُھل پڑیں۔"

اعمال 16:25۔26

حمد وستائش خُدا کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنی مافوق الفِطرت مداخلت کو لے کر آپ کی زندگی اور حالات میں طاقت کے ساتھ اپنا آپ ظاہر کرے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو وہ ہمیں تسلی اور مدد فراہم کرتا ہے تاکہ ہم اپنی مُشکِلات کا مقابلہ کر سکیں اور دوسروں کی مدد بھی کر سکیں۔ خُدا کی حمد وستائش ہمیں اُس کی قوت کا تجربہ کرنے کا موقع دیتی ہے۔

رُوحانی جنگوں میں کامیابیاں

حمد وستائش رُوحانی جنگ میں ایک طاقتور ہتھیار ہے، اور جو لوگ اِس ہتھیار کو اِستعمال کرنا جانتے ہیں دُشمن اُن کے آگے ہمیشہ زیر ہوتا ہے۔

"اور جب اُس نے قَوم سے مشورہ کر لیا تو اُن لوگوں کو مُقرّر کِیا جو لشکر کے آگے آگے چلتے ہُوئے خُداوند کے لِئے گائیں اور حُسنِ تقدُّس کے ساتھ اُس کی حمد کریں اور کہیں کہ خُداوند کی شُکرگُذاری کرو کیونکہ اُس کی رحمت ابد تک ہے۔ جب وہ گانے اور حمد کرنے لگے تو خُداوند نے بنی عمُّون اور موآب اور کوہِ شعیر کے باشِندوں پر جو یہُوداہ پر چڑھے آ رہے تھے کمِین والوں کو بِٹھا دِیا۔ سو وہ مارے گئے۔" 2۔ تواریخ 20:21۔22

یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو وہ ہمارے دُشمنوں کے درمیان پھوٹ ڈال دیتا ہے اور ہمیں فتح دِلانے کے لیے اپنی طاقت کا اِستعمال کرتا ہے۔

حمد و ستائش کا عمل خُدا کی مداخلت کو دعوت دیتا ہے، جو ہمارے دُشمنوں پر ہماری فتح کا سبب بنتا ہے۔ حمد و ستائش کے ذریعے بُحران کے وقت یہوداہ کے لوگوں نے فتح حاصل کی۔ جب ہم حمد و ستائش کرتے ہیں، تو ہم ہر حال میں خُدا کی حاکمیت کا اعلان کرتے ہیں، اور اندھیرے کی قوتوں کو پیچھے دھکیلتے ہیں اور خُدا کی فتح بخش قوت کو اپنی زندگی میں دعوت دیتے ہیں۔

"مَیں خُداوند کو جو سِتایش کے لائِق ہے پکارُوں گا۔ یُوں مَیں اپنے دُشمنوں سے بچایا جاؤُں گا۔" زبور 18:3

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی قوت کو اپنے اندر کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

خُدا کی صِفات پر توجہ

ہماری حمد و ستائش ہماری توجہ ہمارے مسائل سے ہٹا کر خُدا کی عظمت کی طرف لے جاتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کے قادرِ مطلق ہونے، اُس کی بھلائی، اُس کی وفاداری اور اُس کی محبت کو یاد کرتے ہیں۔ ہمارے نقطہِ نظر میں یہ تبدیلی ہمارے ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور خدا پر ہمارے اعتماد کی تجدید کرتی ہے۔

بائبل مُقدس ہمیں سِکھاتی ہے کہ خُدا کی صِفات پر غور کرنے سے ہمارا رشتہ اُس سے گہرا ہوتا ہے اور ہمیں اُس کی ہدایت، محبت، عدل اور طاقت کا بہتر اندازہ ہوتا ہے۔

"خُداوند بزُرگ اور بے حد سِتایش کے لائِق ہے۔ اُس کی بزُرگی اِدراک سے باہر ہے۔"

زبور 3:145

خُدا کی طاقت اور قدرت کو سمجھنا ہمارے دِلوں میں اُس کے لیے محبت اور عِبادت کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ خُدا کی حِکمت لا محدود ہے، حمد کا عمل ہمیں اُس کی حکمت پر دھیان دینے کا موقع دیتا ہے، جو ہماری زندگیوں میں رہنمائی اور سچائی کا باعث بنتی ہے۔

"حمدوستائش کا عمل ہمارے دِلوں کو اُس کی موجودگی سے بھر دیتا ہے اور ہمیں اُس کے کمالات پر دھیان دینے کی ترغیب دیتا ہے، جس سے ہمارا ایمان مزید مضبوط ہوتا ہے۔"

ایمان کو بڑھانا

حمدوستائش خُدا کے وعدوں پر ہمارا ایمان بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔ خُدا کی حمدوستائش ایک ایسا رُوحانی عمل ہے جس کے ذریعے نہ صِرف ہم خُدا کی عظمت کا اِقرار کرتے ہیں بلکہ یہ ہمارے ایمان کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی موجودگی میں اپنے ایمان کو بڑھاتے ہیں، اُسے اپنی زندگی میں کام کرنے کے لئے دعوت دیتے ہیں، اور اُس پر بھروسہ کرنے کی طاقت حاصل کرتے ہیں۔ بائبل مُقدس ہمیں سیکھاتی ہے کہ حمدوستائش ایمان کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ ہمیں خُدا

کی قدرت، محبت اور وفاداری کے بارے میں یاد دِلاتی ہے، جو ہمارے ایمان کو مستحکم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

"اندھیرے وقتوں میں اکثر خُدا کی روشنی سب سے زیادہ چمکتی ہے۔"

یعقوب نامی ایک سادہ مگر ایمان دار شخص، جو ایک چھوٹے سے پہاڑی گاؤں میں رہتا تھا۔ وہ ایک لکڑہارا تھا، جس کے ہاتھ سخت محنت کی گواہی دیتے تھے، مگر دِل خالص حمد و ستائش سے لبریز تھا۔ ہر صبح یعقوب اپنی کُٹیا کے دروازے پر بیٹھ کر آسمان کی طرف دیکھتا، اور بلند آواز سے گاتا "مبارک ہے وہ جو خُداوند پر توکل کرتا ہے"

وقت گزرنے لگا، اور گاؤں پر قحط کا سایہ چھا گیا۔ کھیت بنجر ہو گئے، کنویں خشک ہو گئے، اور دِل اُمید سے خالی ہونے لگے۔ مگر یعقوب کی آواز پہلے سے بھی زیادہ بلند ہو گئی۔ وہ کہتا "جب زمین خاموش ہو، تب ہی آسمان بولتا ہے۔"

لوگ اُس کا مذاق اُڑاتے اور کہتے، "جب پیٹ خالی ہے، تو حمد کیسی؟"

مگر وہ مُسکرا کر جواب دیتا، "خُدا کی ستائش پیٹ سے نہیں، دِل سے نکلتی ہے۔"

اِسی ایمان کی پاداش میں، مُقامی حاکم نے اُسے قید میں ڈال دیا۔ سرد، اندھیرے، اور سُنسان قید خانے میں بھی اُس نے خُدا کی حمد سے خاموشی کو توڑا۔ زنجیروں کے درمیان اُس کی آواز گونجتی "خُداوند کی ستائش کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔"

جب یعقوب کو قید میں ڈالا گیا تو اُس کی کوٹھڑی میں پہلے ہی ایک نوجوان قیدی موجود تھا جس کا نام الیاس تھا۔۔۔ وہ ایک ایسا نوجوان جس کی آنکھوں میں ماضی کی پشیمانی ۔۔۔ اور مُستقبل کا اندھیرا تھا۔ وہ زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اُس نے جُرم کیا تھا، اور اب اپنی قسمت سے بیزار ہو کر خاموشی کی قبر میں دفن ہو چُکا تھا۔

جب پہلی رات یعقوب نے حمد کا نغمہ چھیڑا، الیاس نے آنکھیں کھولیں۔

"تم یہاں کیوں گاتے ہو؟ یہ جگہ تو مرنے سے پہلے کا جہنم ہے۔"

یعقوب نے نرمی سے کہا،
"یہی تو وقت ہے گانے کا، جب آنکھیں آنسوؤں سے دُھندلا جائیں، تبھی تو دِل خُدا کی روشنی کی تلاش کرتا ہے۔"

تو پھر تمھارا خُدا تمھیں یہاں کیوں لایا؟" الیاس طنزیہ ہنسی ہنسا

یعقوب خاموش رہا، پھر آسمان کی طرف دیکھا اور بولا
"خُدا کبھی ہمیں سزا نہیں دیتا، وہ ہمیں ڈھونڈتا ہے۔۔۔ کبھی قید خانے میں، کبھی ٹوٹے دِل میں۔"

راتیں گزرتی گئیں۔ الیاس کی آنکھوں میں حیرت، پھر نرمی، اور پھر چمک آنے لگی۔ وہ اب خاموشی سے یعقوب کے نغمے سُنتا۔ ایک رات اُس نے آہستہ سے ساتھ گانا شروع کیا۔

"میرے لبوں کی تمجید تُجھ کو بھائے، اے خُداوند۔"

پھر وہ رات آئی۔۔۔ جب زلزلے سے۔۔۔ قید خانے کے دروازے کھل گئے۔ چیخیں گونجنے لگیں، قیدی بھاگنے لگے۔ مگر یعقوب اور الیاس اپنی جگہ بیٹھے تھے۔۔۔ نغمہ جاری تھا۔ صبح، جب محافظ آیا، تو اُسے اُنہیں دیکھ کر حیرت ہوئی کیوں کہ یعقوب اور الیاس بیٹھے خُدا کی ستائش کے گیت گا رہے تھے۔

محافِظ زور سے چِلایا سب بھاگ گئے مگر تم یہاں بیٹھے ہو کیا تمھیں آزادی نہیں چاہیئے؟

الیاس نے پہلی بار اطمینان سے جواب دِیا

"میں آزاد ہو چکا ہوں، قید سے بھی اور خود سے بھی۔"

"پس خُدا جو اُمّید کا چشمہ ہے تُمہیں اِیمان رکھنے کے باعِث ساری خُوشی اور اِطمینان سے معمُور کرے تا کہ رُوح القُدس کی قُدرت سے تُمہاری اُمّید زِیادہ ہوتی جائے۔"

رُومیوں 13:15

حمد وستائش ہمارے دِلوں میں خُدا کی قدرت کا شعور پیدا کرتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی بے پناہ طاقت اور حِکمت پر غور کرتے ہیں، جو ہمارے ایمان کو مزید بڑھاتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں اور اُس پر اپنے معاملات چھوڑ دیتے ہیں، تو وہ ہمیں سکون اور اِطمینان فراہم کرتا ہے، جو ہمارے ایمان کو مزید بڑھاتا ہے۔

"اَے میری جان! تُو کیوں گِری جاتی ہے؟ تُو اندر ہی اندر کیوں بے چَین ہے؟ خُدا سے اُمّید رکھ کیونکہ وہ میرے چہرے کی رَونق اور میرا خُدا ہے۔ مَیں پِھر اُس کی سِتایش کرُوں گا۔" زبور 11:42

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہمارا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور ہمیں اُمید ملتی ہے کہ خُدا ہماری زندگی میں کام کر رہا ہے۔

سکون اور اِطمینان

"کسی بات کی فِکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تُمہاری درخواستیں دُعا اور مِنّت کے وسِیلہ سے شُکر گُذاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خُدا کا اِطمینان جو سمجھ سے بِالکُل باہر ہے تُمہارے دِلوں اور خیالوں کو مسیح یِسُوع میں محفُوظ رکھّے گا۔"

فلپیوں 4:6-7

اِنتہائی مُشکِل حالات میں بھی حمد وستائش ہمارے دِل کو سکون سے بھر دیتی ہے۔ حمد کا عمل ہمارے دِلوں کو اُس کی محبت، طاقت اور وفاداری سے بھر دیتا ہے، جس سے ہم دُنیا کی پریشانیوں سے آزاد ہو کر اُس کی سکون بخش موجودگی میں آرام پاتے ہیں۔

"مَیں سلامتی سے لیٹ جاؤُں گا اور سو رہُوں گا کیونکہ اَے خُداوند! فقط تُو ہی مُجھے مُطمئِن رکھتا ہے۔" زبور 4:8

خُدا کی حمد وستائش کرنے سے ہمیں یہ یقین حاصل ہوتا ہے کہ خُدا ہماری زندگیوں میں کام کر رہا ہے، اِس یقین کے ساتھ، ہم دُنیا کی مُشکِلات اور پریشانیوں کا مقابلہ اِطمینان کے ساتھ کرتے ہیں، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خُدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور اُس کے ہاتھ

میں ہمارا مُستقبل ہے اور خُدا ہی ہمارے دِلوں سے خوف اور تشویش کو دُور کرتا ہے۔

"مَیں خُداوند کا طالِب ہُوا۔ اُس نے مُجھے جواب دِیا اور میری ساری دہشت سے مُجھے رہائی بخشی۔" زبور 4:34

حمد و ستائش اور خوشی

جب ہم خُدا کی بھلائی، محبت اور فضل پر غور کرتے ہیں، تو یہ ہمارے دِل کو خوشی اور شکر گزاری سے بھر دیتا ہے۔ بائبل مُقدس میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کی حمد کرنے سے نہ صِرف ہم رُوحانی طور پر مضبوط ہوتے ہیں بلکہ ہماری زندگی میں خوشی اور شادمانی کی ایک نئی لہر پیدا ہوتی ہے۔

"مَیں ہر وقت خُداوند کو مُبارک کہُوں گا۔ اُس کی سِتایش ہمیشہ میری زُبان پر رہے گی۔ میری رُوح خُداوند پر فخر کرے گی۔ حلِیم یہ سُن کر خُوش ہوں گے۔"

زبور 34:1۔2

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم خوشی اور شادمانی کے ساتھ اُس کی خِدمت کرتے ہیں۔

"غمگینوں کی مانِند ہیں لیکن ہمیشہ خُوش رہتے ہیں۔کنگالوں کی مانِند ہیں مگر بُہتیروں کو دَولت مند کر دیتے ہیں۔ناداروں کی مانِند ہیں تو بھی سب کُچھ رکھتے ہیں۔"

2۔کرنتھیوں10:6

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم دُنیا کی پریشانیوں سے آزاد ہو کر باطنی خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ حمد و ستائش کا عمل ہماری رُوح کو تازہ کرتا ہے اور ہمیں خُدا کی محبت اور برکات کا شکر گزار بناتا ہے۔

"تُو مُجھے زِندگی کی راہ دِکھائے گا۔ تیرے حضُور میں کامِل شادمانی ہے۔ تیرے دہنے ہاتھ میں دائِمی خُوشی ہے۔"زبور11:16

خُوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تُمہارا اجر بڑا ہے۔۔۔"

متی12:5

خُدا کی آواز سُننا

حمد و ستائش ایک ایسا ماحول بناتی ہے جہاں آپ خُدا کی آواز کو زیادہ واضح طور پر سُن سکتے ہیں۔خُدا کی حمد و ستائش نہ صِرف ہمارے دِلوں کو سکون اور خوشی فراہم کرتی ہے، بلکہ یہ

ہمیں خُدا کی آواز سُننے کے قابل بھی بناتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی حضوری میں آ جاتے ہیں اور اُس کی رہنمائی کو محسوس کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا کی حمد کا عمل نہ صِرف ہماری عِبادت کا حصّہ ہے بلکہ یہ ہمارے رُوحانی کانوں کو کھولتا ہے تاکہ ہم اُس کی آواز سُن سکیں اور اُس کی رہنمائی پر عمل کر سکیں۔

فضا میں سناٹا تھا۔ موسم سرد تھا اور دِل اُس سے بھی کہیں زیادہ سرد۔
لیکن ماریا کا دِل ایک سوال سے گرم تھا
"کیا خُدا اب بھی بولتا ہے؟"

ماریا ایک نوجوان لڑکی تھی جو ایک گاؤں میں رہتی تھی۔ اُس کے والدین وفات پا چکے تھے، اور وہ خالہ کے ساتھ رہتی تھی، جو اکثر کہا کرتی،
"خُدا صِرف انبیاء سے بات کرتا تھا، اب وہ خاموش ہے۔"

لیکن ماریا یقین رکھتی تھی کہ خُدا اب بھی بولتا ہے—شاید ہم سُننا بھول گئے ہیں۔

ہر اِتوار کو ماریا کلیسیا جاتی، خاموشی سے سب کے پیچھے بیٹھتی، اور جب عِبادت ختم ہو جاتی، تو وہاں کچھ دیر رُک جاتی—بس اِس اُمید پر کہ شاید کسی لمحے خُدا اُس سے بات

کرے۔ ایک دِن، جب عِبادت کے دوران حمد وستائش ہو رہی تھی، ماریا نے آنکھیں بند کیں اور دِل سے ایک دُعا کی۔۔۔

"خُداوند، اگر تُو بولتا ہے، تو آج میری بھی سُن، مجھے تیرے کلام کی پیاس ہے۔"

پھر وہ نغمہ بجا جس کے بول تھے۔۔۔

"زندہ ہے تیرا کلام میٹھا ہے تیرا کلام

راہوں کی جوتی جیون کی روٹی سب سے مُقدم کلام"

ماریا کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اُسے لگا جیسے ہر لفظ اُس کے لیے تھا۔ اچانک اُسے اپنے اندر سے، ایک سرگوشی سنائی دی۔۔۔

"میں یہاں ہوں، بیٹی۔ تو اکیلی نہیں۔"

ماریا اُس آواز کو سُن کر بے چین نہیں ہوئی۔۔۔ اُسے خوف نہ آیا، بلکہ سکون ملا۔ وہ آواز اُسے کان سے نہیں، دِل سے سنائی دی۔

اُس دِن سے ماریا نے عِبادت میں صِرف شمولیت نہیں کی، بلکہ حمد و ستائش کو اپنی روزمرہ کی عِبادت کا حصّہ بنالیا۔ ہر صبح وہ خُدا کی تمجید میں گاتی

"اَے میری جان، خُداوند کو مبارک کہہ۔"

اب وہ کلیسیا میں صِرف سُننے نہیں جاتی تھی، بلکہ گانے بھی لگی تھی—وہ نغمے جو دِل سے نکلتے تھے، اور آسمان کو چھو لیتے تھے۔ لوگوں نے اُس کی آواز میں خُدا کا لمس محسوس کیا۔۔۔وہ سب خُدا کے ساتھ اُس کی محبت کو دیکھ کر برکت پاتے تھے۔

خُدا کی آواز سُننے کے لیے ہمیں شور نہیں، خاموشی میں حمد و ستائش کرنی چاہیے۔ جب ہم دِل سے گاتے ہیں، وہ ہمیں دِل سے جواب دیتا ہے۔

"میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں اور مَیں اُنہیں جانتا ہُوں اور وہ میرے پِیچھے پِیچھے چلتی ہیں۔" یوحنا 27:10

"کیونکہ وہ ہمارا خُدا ہے اور ہم اُس کی چراگاہ کے لوگ اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں۔ !کاش کہ آج کے دِن تُم اُس کی آواز سُنتے تُم اپنے دِل کو سخت نہ کرو۔۔۔"

زبور 95:7۔8

جب ہم خُدا کی آواز سُنتے ہیں اور اُس کی حمد کرتے ہیں، تو ہمیں اپنے دِلوں کو سخت نہیں کرنا چاہیئے۔ حمد کا عمل ہمارے دِلوں کو نرم کرتا ہے تاکہ ہم خُدا کی رہنمائی کو قبول کر سکیں۔ خُدا کی حمد کرنا ہمیں اُس کی آواز سُننے کے قابل بناتا ہے اور یوں ہم خُدا کو اپنی زندگیوں میں اوّل درجہ پر رکھتے ہیں۔

کلیسیا کی مضبوطی

خُدا کی حمد وستائش نہ صِرف فرد کی رُوحانی کو مضبوط کرتی ہے، بلکہ یہ کلیسیا کی قوت اور یکجہتی کو بھی بڑھاتی ہے۔ جب کلیسیا خُدا کی حمد وستائش میں شریک ہوتی ہے، تو وہ رُوحانی طور پر متحد ہوتی ہے۔ جب کلیسیا کے افراد ایک ساتھ خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو یہ عمل اُن کے درمیان اتحاد پیدا کرتا ہے اور ایک جسم کی مانند مضبوط بناتا ہے۔

"کیونکہ جہاں دو یا تِین میرے نام پر اِکٹّھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بِیچ میں ہُوں۔

متی 20:18

جب کلیسیا کے اراکین خُدا کے نام پر جمع ہو کر اُس کی حمد کرتے ہیں، تو خُدا اُن کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ اِس میں ایک خاص طاقت ہے جو کلیسیا کو رُوحانی طور پر متحد اور مضبوط کرتی ہے۔

خُدا کی حمد و ستائش نہ صِرف فرد کے رُوحانی سفر کو مضبوط کرتی ہے بلکہ کلیسیا کی مجموعی طاقت اور اتحاد کو بھی بڑھاتی ہے۔ حمد کا عمل کلیسیا میں سکون، خوشی، طاقت، اور رُوحانی ترقی لاتا ہے۔ جب کلیسیا کے افراد خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو وہ ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں، خُدا کی رہنمائی کو محسوس کرتے ہیں، اور ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ بائبل کی تعلیمات کے مطابق، حمد کا عمل کلیسیا کے اندر رُوحانی فتح، سکونت، اور مضبوطی کا ذریعہ ہے۔

حوصلہ افزائی

وہ لوگ جو خُدا کی حمد و ستائش کا تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اُن کی مدد کرتے ہیں کہ وہ خُدا میں بڑھیں اور اُس کی محبت کا اپنی زندگیوں میں شخصی تجربہ حاصل کریں۔

"مسیح کے کلام کو اپنے دِلوں میں کثرت سے بسنے دو اور کمال دانائی سے آپس میں تعلِیم اور نصِیحت کرو اور اپنے دِلوں میں فضل کے ساتھ خُدا کے لِئے مزامِیر اور گیت اور رُوحانی غزلیں گاؤ۔" کُلسیوں 16:3

اِس باب سے متعلق سوالات

1۔ حمد وستائش ایک کمزور دِل یا مایوس رُوح کے لیے کس طرح تقویت بخش ثابت ہوتی ہے؟

2۔ خُدا کی حمد وستائش اِنسان کو اُس کی موجودگی کا تجربہ کس طرح کرواتی ہے؟

3۔ رُوحانی تجدید کے لیے حمد وستائش کس طرح ایک ذریعہ بنتی ہے؟

4۔ حمد وستائش کس طرح اِنسان کو اندرونی (جذباتی ورُوحانی) شفا دیتی ہے؟

5۔ ذہنی تجدید کے حوالے سے حمد وستائش کا اِنسان کے خیالات پر کیا اثر ہوتا ہے؟

6۔ حمد وستائش کے ذریعے خُدا کی مدد حاصل کرنے کی مثال بائبل میں کہاں ملتی ہے؟

7۔ رُوحانی جنگوں میں حمد وستائش کو ایک ہتھیار کیوں کہا گیا ہے؟

8۔ ایک شخص کی مثال دیتے ہوئے وضاحت کریں کہ حمد وستائش نے اُس کا ایمان کیسے بڑھایا؟

9۔ خُدا کی آواز سُننے میں حمد وستائش کا کیا کردار ہے؟

10۔ کلیسیا کی رُوحانی یکجہتی اور مضبوطی میں اجتماعی حمد وستائش کیسے معاون ہے؟

باب 5

حمد وستائش کے عملی اُصول

حمد وستائش کے رہنما اُصول، ایمان داروں کو یہ سمجھنے میں مدد کرتے ہیں کہ کس طرح خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنی ہے۔ یہ اُصول بائبل مُقدس کی تعلیمات پر مبنی ہیں۔

صِرف خُدا ہی ہمارا مرکز ہو

"خُدا کو اپنی زندگی کا مرکز بنا لو، باقی سب کچھ خود بخود ترتیب پاتا جائے گا۔"

"میرے حضُور تُو غَیر معبُودوں کو نہ ماننا۔" خروج 3:20

عِبادت خُدا کی برتری، عظمت اور تقدس کو تسلیم کرنے کا عمل ہے۔اِس میں ہماری اپنی بڑائی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے؛ یہ خُدا کو جلال دینے کے بارے میں ہے جس کا وہ مستحق ہے۔

یِسُوعؔ نے اُس سے کہا اَے شَیطان دُور ہو کیونکہ لِکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سِجدہ کر اور صِرف اُسی کی عِبادت کر۔ متی 10:4

"جب خُدا ہماری زندگی کا مرکز ہوتا ہے، تو ہمارے راستے خود واضح ہو جاتے ہیں۔"

ہمیں خُدا کی عِبادت کرنی ہے اور صِرف اُسی کی خِدمت کرنی ہے۔جب ہم عِبادت کرتے ہیں، تو ہمیں اپنے دِلوں کو مکمل طور پر خُدا کی طرف مائل رکھنا چاہیے ۔

خُدا کے آگے سر تسلیم خم کرنا

عِبادت ہماری مرضی، خواہشات اور زندگی کو خُدا کے حوالے کرنے کا عمل ہے۔ یہ صِرف گانے یا تالیاں بجانے سے نہیں ہے، بلکہ اپنی پوری زندگی خُدا کی خِدمت میں پیش کرنے کی جستجو ہے۔ اِس میں زندگی کے ہر حصّے کو شامل کرنا چاہیے، بشمول کام، تعلقات اور تفریح۔

"پس تُم کھاؤ یا پِیو یا جو کُچھ کرو سب خُدا کے جلال کے لئے کرو۔ تُم نہ یہُودیوں کے لِئے ٹھوکر کا باعِث بنو نہ یُونانیوں کے لِئے نہ خُدا کی کلِیسیا کے لِئے۔" 1 کرنتھیوں 31:10

"خُدا کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا مطلب ہے اپنی تمام خواہشات کو اُس کی رضا کے تابع کر دینا۔"

"یہ اُمّت زُبان سے تو میری عِزّت کرتی ہے مگر اِن کا دِل مُجھ سے دُور ہے۔"

متی 8:15

حمد و ستائش ظاہری نہیں بلکہ دِل سے کیا جانے والا عمل ہے۔ سچی پرستش کے لیے غیر منقسم دِل، خلوص محبت اور خُدا کے لیے عقیدت کی ضرورت ہوتی ہے۔

"خُدا کی رضا میں کامیابی ہے، اور اُس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اُس کامیابی کا راستہ ہے۔"

جذبات اور دِماغ کی مشغولیت

جب ہم خُدا کی بندگی کرتے ہیں، اُس کی عِبادت کرتے ہیں، اور اُس کی حمد وستائش کرتے ہیں تو ہمیں اپنی شخصیت کے سبھی پہلوؤں کی بھرپوری کے ساتھ خُدا کی حمد وستائش کرنی چاہیئے۔۔۔ ہمارے جذبات، دِماغ اور مرضی۔ ہماری عِبادت کا مقصد مکمل اطاعت اور تابعداری سے جُڑی ہوئی ہے۔ اگر ہم کسی شخص سے مُلاقات کرنے جائیں اور اپنے ہی خیالوں میں کھوئے ہوئے ہوں تو وہ بار بار ہمیں یہی کہے گا کہ بھائی صاحب آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔ کیونکہ ہم اُس کی بات کو توجہ سے نہیں سُن رہے ہوں گے، وہ پھر کہے گا کیا آپ کو کوئی پریشانی ہے؟۔۔۔ براہ کرم مجھے کچھ بتائیں شاید میں آپ کے لئے کچھ کر سکوں؟۔۔۔ ذرا سوچیں ایک اِنسان سے بات چیت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی پوری توجہ فقط اُسی پر مرکوز رکھیں۔ اب ذرا اِسی اُصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوچیں کہ ہم نے کِتنی بار خُدا کی حمد وستائش ایسے ہی بِکھرے ہوئے

خیالات کے ساتھ کی ہے۔ خُدا کے گھر میں موجود ہو کر بھی اگر ہم وہاں نہیں ہیں تو یہ باعثِ شرم بات ہے۔

"اور تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے مُحبّت رکھ۔" مرقس 30:12

ہمیں اپنے سارے دِل، جان، دِماغ اور طاقت سے خُداوند سے محبت کرنی ہے۔ عِبادت خُدا کے لیے ایک پورے دِل کی پیشکش ہونی چاہیۓ جس میں پورے طرح سے مگن ہو کر اُس کی حمد وستائش میں وقت گزار سکیں۔ سچی عِبادت سچائی پر مبنی ہونی چاہیۓ۔

"خُدا رُوح ہے اور ضرُور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچّائی سے پرستِش کریں۔"

یوحنا 24:4

ہماری عِبادت کو خُدا کے کلام اور صحیح نظریے کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیۓ۔

"پس تُم کھاؤ یا پیو یا جو کُچھ کرو سب خُدا کے جلال کے لئے کرو۔" 1 کرنتھیوں 31:10

خُدا کی حمد وستائش میں ہمارے جذبات اور دِماغ کا گہرا کِردار ہوتا ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو یہ نہ صِرف ہمارے جذبات بلکہ ہمارے ذہنی رویوں اور خیالات کو بھی

متاثر کرتا ہے۔ حمد کا عمل ہمارے دِل اور دِماغ کو صاف کرتا ہے اور ہمیں خُدا کے قریب لے آتا ہے۔

"اَے اہلِ زمین! سب خُداوند کے حضُور خُوشی کا نعرہ مارو۔ خُوشی سے خُداوند کی عِبادت کرو۔ گاتے ہُوئے اُس کے حضُور حاضِر ہو۔" زبور 100:1-2

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہمارے جذبات خوشی، محبت، اور شکر گزاری سے بھرے ہوتے ہیں۔ حمد کا عمل صِرف لفظوں کا نہیں، بلکہ دِل کی کیفیت کا بھرپور اِظہار ہوتا ہے۔ حمد وستائش میں ہمارے خیالات اور توجہ خُدا کی عظمت، اُس کی برکات اور اُس کی صِفات پر مرکوز ہوتی ہیں۔

"اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدِلتے جاؤ تا کہ خُدا کی نیک اور پسندِیدہ اور کامِل مرضی تجربہ سے معلُوم کرتے رہو۔" رُومیوں 2:12

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارے دِماغ کا کردار اہم ہے، کیونکہ جب ہم اپنے دِماغ کو خُدا کی مرضی کے مطابق ڈھالتے ہیں، تو ہم اُس کی حمد میں ایک نئے انداز میں شریک ہوتے ہیں۔ حمد کے ذریعے ہمارے دِماغ میں نئے خیالات اور تصورات پیدا ہوتے ہیں جو ہمیں خُدا کے قریب لاتے ہیں۔

"کِسی بات کی فِکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تُمہاری درخواستیں دُعا اور مِنّت کے وسِیلہ
توخُدا کا اِطمِینان جو سمجھ سے   سے شُکرگُذاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔
بِالکُل باہر ہے تُمہارے دِلوں اور خیالوں کو مسیح یِسُوع میں محفُوظ رکھّے گا۔"

فلپیوں 4:6-7

جب ہمارے دِل کی محبت اور دِماغ کی توجہ خُدا کی عظمت پر مرکوز ہوتی ہے، تو یہی ہم آہنگی ہماری عِبادت کو زیادہ بابرکت بناتی ہے۔ خُدا کی حمد ہمارے پورے وجود کو متاثر کرتی ہے، اور جب ہم جذبات اور دِماغ دونوں سے اُس کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی قدرت کو اپنی زندگی میں محسوس کرتے ہیں۔

"لیکن خُداوند کا اِنتظار کرنے والے ازسرِنَو زور حاصِل کریں گے۔ وہ عُقابوں کی مانِند بال
وپر سے اُڑیں گے وہ دَوڑیں گے اور نہ تھکیں گے۔ وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے۔"

یسعیاہ 31:40

خُدا کی حمد و ستائش کے ذریعے ہمارے دِماغ اور جذبات دونوں کو نئی طاقت ملتی ہے، اور ہم رُوحانی طور پر مضبوط ہوتے ہیں۔

ذاتی عِبادت کا وقت

حمد وستائش کو صِرف چرچ کی خِدمات تک محدود نہ رکھیں بلکہ ہر روز خُدا کی عِبادت کے لیے مخصوص وقت الگ کریں۔ اِس میں کلامِ مُقدس کو پڑھنا، گیت گانا، یا دُعا میں وقت گزارنا شامل ہو سکتا ہے۔

"اور صُبح ہی دِن نکلنے سے بہُت پہلے وہ اُٹھ کر نِکلا اور ایک وِیران جگہ میں گیا اور وہاں دُعا کی۔" مرقس 35:1

ایسی جگہ تلاش کریں جہاں آپ خاموش رہ سکیں اور خُدا پر توجہ مرکوز کر سکیں۔ یہ آپ کے گھر، پارک، یہاں تک کہ آپ کی کار کا ایک پُرسکون گوشہ ہو سکتا ہے مطلب ایک ایسا ماحول پیدا کیا جائے جہاں آپ خُدا کے ساتھ خلفشار کے بغیر رابطہ قائم کر سکیں۔

"اور ایک دُوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستُور ہے بلکہ ایک دُوسرے کو نصِیحت کریں اور جِس قدر اُس دِن کو نزدِیک ہوتے ہُوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زِیادہ کیا کرو۔" عبرانیوں 25:10

اِس باب سے متعلق سوالات

1۔ حمد وستائش میں صِرف خُدا کو مرکز بنانے کا کیا مطلب ہے، اور یہ ایمان دار کی زندگی میں کس تبدیلی کا باعث بنتا ہے؟

2۔ سچی عِبادت میں "سر تسلیم خم کرنا" زندگی کے کن پہلوؤں کو متاثر کرتا ہے؟

3۔ عِبادت کے دوران دل، دماغ اور جذبات کی مکمل مشغولیت کیوں ضروری ہے؟

4۔ ذاتی عِبادت کا وقت روزمرہ کی مصروفیات میں کیسے نکالا جاسکتا ہے، اور یہ رُوحانی ترقی کے لیے کیوں ضروری ہے؟

5۔ حمد و ستائش ایمان دار کے خیالات اور جذبات کو کس طرح پاکیزگی اور خوشی کی طرف لے جاتی ہے؟

باب6

حمد و ستائش کا مقصد

ایک ایماندار جب خُدا کی حمد وستائش کرتا ہے تو اِس کے کئی مقاصد ہو سکتے ہیں۔

حمد وستائش ہمارے اعمال اور رویوں کو تبدیل کر دیتی ہے، اور ہم اِس قابل ہو جاتے ہیں کہ پورے طور سے اپنے دِل کو اپنے زندہ خُدا کے سپرد کر سکیں۔

"خُداوند کی اَیسی تمجِید کرو جو اُس کے نام کے شایاں ہے۔پاک آرایش کے ساتھ خُداوند کو سِجدہ کرو۔"زبور2:29

"میرے ساتھ خُداوند کی بڑائی کرو۔ہم مِل کر اُس کے نام کی تمجِید کریں۔"زبور3:34

خُدا کی حاکمیت کو تسلیم کرنا

ہم اپنی حمد وستائش میں اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ خُدا کائنات کا خود مختار حکمران ہے، اور ہم اُس کے اِختیار کے تابع ہیں۔

"کیونکہ خُدا ساری زمین کا بادشاہ ہے۔ عقل سے مدح سرائی کرو۔ خُدا قوموں پر سلطنت کرتا ہے۔ خُدا اپنے مُقدّس تخت پر بیٹھا ہے۔" زبور 47:7۔8

حمد وستائش ہمیں خُدا کے ساتھ گہرے بلکہ زیادہ گہرے تعلق کی طرف کھینچتی ہے۔ جب ہم اُس کی تعریف اور عِبادت کرتے ہیں، تو ہم اُس کی موجودگی کے لیے اپنے دِل کھولتے ہیں اور ذاتی طور پر اُس کی محبت کا تجربہ کرتے ہیں۔ یہ خُدا کی حاکمیت اور فرمانبرداری پر اعتماد کا اِظہار ہے۔

"خُدا کے نزدِیک جاؤ تو وہ تُمہارے نزدِیک آئے گا۔ اَے گُنہگارو! اپنے ہاتھوں کو صاف کرو اور اَے دودِلو! اپنے دِلوں کو پاک کرو۔" یعقوب 4:8

حمد وستائش ہمیں خُدا کے قریب آنے اور اُسے ہمارے قریب آنے کی اجازت دینے کا ایک ذریعہ ہے۔

"اِس لِئے تُو اُن سے کہہ ربُّ الافواج یُوں فرماتا ہے کہ تُم میری طرف رجُوع ہو ربُّ الافواج کا فرمان ہے تو مَیں تُمہاری طرف رجُوع ہُوں گا ربُّ الافواج فرماتا ہے۔" زکریاہ 3:1

حمد وستائش رُوحانی میل جول کا ایک وقت ہے، جہاں ہم خُدا کے ساتھ محض رسمی نہیں بلکہ حقیقی طور پر جُڑتے ہیں۔ یہ ایک ذاتی تعلق کو فروغ دینے کا عمل ہے، جس میں ہم رُوح اُلقدس کے ذریعے خُدا کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں اور اُس کی حضوری کے سبب بدل جاتے ہیں۔ خُدا کی نیکی کے لئے شکر گزار دِل سے کی گئی عِبادت خُدا کی بھلائی اور اُس کی عطا کردہ نعمتوں کا ایک فطری ردِ عمل ہے۔

"شُکر گُذاری کرتے ہُوئے اُس کے پھاٹکوں میں اور حمد کرتے ہُوئے اُس کی بارگاہوں میں داخِل ہو۔ اُس کا شُکر کرو اور اُس کے نام کو مُبارک کہو۔" زبور 4:100

حمد وستائش خُدا کے مہیا کردہ وسائل، محبت، رحمت اور فضل کے لیے شکر گزاری کا اظہار ہے۔ جب ہم حمد وستائش کرتے ہیں، تو ہم اپنی زندگیوں میں خُدا کی وفاداری اور اُس کے نہ بدلنے والے کِردار کو یاد کرتے ہیں۔

خُدا کی موجودگی کا تجربہ کرنا

حمد و ستائش ایک ایسا ماحول پیدا کرتی ہے جہاں ہم خُدا کی حقیقی موجودگی کا تجربہ کرتے ہیں۔

"لیکن تُو قُدُّوس ہے۔ تُو جو اِسرائیل کی حمد و ثنا پر تخت نشِین ہے۔" زبور 3:22

جب ہم حمد و ستائش میں مشغول ہوتے ہیں، تو ہم اپنی زندگیوں میں خُدا کی حضوری کو مدعو کرتے ہیں، اور یہ تجربہ ہمیں بدل دیتا ہے ہماری حمد و ستائش ہمارے دِلوں اور دِماغوں کو خُدا کی مرضی سے ہم آہنگ کرتی ہے یوں ہم اپنے آپ کو خُدا کے کلام کے لیے تیار کرتے ہیں اور خُدا کی مرضی کو جان پاتے ہیں۔

دُشمن پر فتح

ہماری حمد و ستائش خُدا کی قدرت، گناہ، موت اور دُشمن پر اُس کی فتح کا اعتراف ہے۔

"اور وہ صُبح سویرے اُٹھ کر دشتِ تقُوع میں نِکل گئے اور اُن کے چلتے وقت یہوسفط نے کھڑے ہو کر کہا اَے یہُوداہ اور یروشلیم کے باشِندو! میری سُنو۔ خُداوند اپنے خُدا پر اِیمان رکھّو تو تُم قائِم کِئے جاؤ گے۔ اُس کے نبیوں کا یقِین کرو تو تُم کامیاب ہو گے۔ اور جب اُس نے قَوم سے مشورہ کر لِیا تو اُن لوگوں کو مُقرّر کِیا جو لشکر کے آگے آگے چلتے ہُوئے خُداوند کے لِئے گائیں اور حُسنِ تقدُّس کے ساتھ اُس کی حمد کریں اور کہیں کہ

خُداوند کی شُکرگُذاری کرو کیونکہ اُس کی رحمت ابد تک ہے۔ جب وہ گانے اور حمد کرنے لگے تو خُداوند نے بنی عمّون اور موآب اور کوہِ شعیر کے باشِندوں پر جو یہُوداہ پر چڑھے آ رہے تھے کمین والوں کو بِٹھا دِیا۔ سو وہ مارے گئے۔ 2 تواریخ 20:20۔22

یہ آیات ہماری رہنمائی کرتی ہیں کہ جنگ میں جانے سے پہلے اِسرائیلیوں نے کس طرح حمد وستائش کی، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ خُدا فتح دِلائے گا۔ ہماری حمد وستائش رُوحانی جنگ میں ہمارے لئے ایک موثر ہتھیار کا کام کر سکتی ہے۔

نجات کا جشن منانا

"مَیں اپنے پُورے دِل سے خُداوند کی شُکرگُذاری کرُوں گا۔ مَیں تیرے سب عجِیب کاموں کا بیان کرُوں گا۔ مَیں تُجھ میں خُوشی مناؤُں گا اور مسرُور ہُوں گا۔ اَے حق تعالٰی! مَیں تیری سِتایش کرُوں گا۔" زبور 9:1۔2

ہماری حمد وستائش اُس نجات کا جشن بھی ہے جو ہمیں یسوع مسیح کے ذریعے مفت ملی ہے۔ ہم ہمیشہ کی زندگی کے تحفے کے لیے خُدا کا شکر ادا کرنے کے لیے حمد وستائش کرتے ہیں، اُس کے بیش بہا فضل اور رحم کے لیے جس کے ہم مستحق نہیں تھے۔

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی قدرت، اُس کی رہنمائی اور اُس کے فضل کا اعتراف کرتے ہیں۔ نجات کا جشن ایک ایسا وقت ہے جب ہم اپنے دِلوں اور زبانوں سے خُدا کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ اُس نے ہمیں گناہوں سے نجات دی اور ہمیں اپنی محبت سے بھر دیا۔ بائبل مُقدس میں ہمیں خُدا کی حمد کرنے کی اہمیت اور نجات کے جشن کو منانے کا حکم دیا گیا ہے، تاکہ ہم اُس کی عظمت اور فضل کا تذکرہ کرتے ہوئے خوشی اور شکر گزاری کے ساتھ اُس کا شکر ادا کریں۔

خُدا کی حمد کا عمل ہمارے دِلوں میں نجات کی گواہی دینے کا ذریعہ ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی قدرت اور فضل کی تعریف کرتے ہیں جس کے ذریعے اُس نے ہمیں گناہ اور موت سے نجات دی۔ حمد کا عمل ہمیں اُس کے فضل کے بارے میں یاد دِلاتا ہے اور ہمیں اُسے شکر گزار دِل سے ستائش کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

"خُداوند کے حضُور نیا گیت گاؤ کیونکہ اُس نے عجیب کام کئے ہیں۔ اُس کے دہنے ہاتھ اور اُس کے مُقدّس بازُو نے اُس کے لِئے فتح حاصِل کی ہے۔" زبور 98:1

خُدا کی حمد کا ایک مقصد اُس کی عظمت اور نجات کی گواہی دینا ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں اور اُس کے فضل کے لئے جشن مناتے ہیں، جو ہمیں گناہ سے نجات دِلاتا ہے۔

"مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِسی طرح ایک توبہ کرنے والے گُنہگار کے باعِث خُدا کے فرِشتوں کے سامنے خُوشی ہوتی ہے۔"لوقا 10:15

جب ہم توبہ کرتے ہیں خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو یہ آسمان میں خوشی کا باعث بنتا ہے۔ نجات کا جشن صِرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان پر بھی منایا جاتا ہے، کیونکہ ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں اور اُس کی نجات کی قدر کرتے ہیں۔

"مَیں خُداوند سے بُہت شادمان ہُوں گا۔ میری جان میرے خُدا میں مسرُور ہو گی کیونکہ اُس نے مُجھے نجات کے کپڑے پہنائے۔ اُس نے راست بازی کے خِلعت سے مُجھے مُلبّس کِیا جَیسے دُلہا سہرے سے اپنے آپ کو آراستہ کرتا ہے اور دُلہن اپنے زیوروں سے اپنا سِنگار کرتی ہے۔" یسعیاہ 10:61

نجات کا جشن صِرف ماضی کے گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خوشی نہیں ہے بلکہ یہ ایک نیا آغاز ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں جو ہمارے گناہوں کو مٹا کر ہمیں نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ نجات کا جشن ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ خُدا نے ہمارے لئے نئی اُمید اور نئی زندگی فراہم کی۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کے فضل اور نجات کی حقیقت کو پورے دِل سے تسلیم کرتے ہیں۔

خُدا کی حمد ہمارے نجات کے جشن کی ظاہری علامت ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور نجات کے تحفے کو تسلیم کرتے ہیں۔ حمد کا عمل ہماری زندگی میں خُدا کے فضل اور نجات کی علامت بن جاتا ہے، جو ہمیں اُس کی محبت اور طاقت کا احساس دِلاتا ہے۔

"اور دیکھو یِسُوعؔ اُن سے مِلا اور اُس نے کہا سلام! اُنہوں نے پاس آکر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سِجدہ کِیا۔" متی 9:28

خُدا کی حمد کا ایک اور مقصد نجات کی قدرت کو تسلیم کرنا ہے۔ حمد میں ہم نہ صِرف خُدا کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں بلکہ ہم اُس کی نجات کی قدرت اور اُس کی برکات کا بھی شکر ادا کرتے ہیں۔ نجات کا جشن ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ ہم خُدا کے فضل سے ہی نجات پاتے ہیں۔

"خُداوند کی حمد کرو۔ خُداوند کا شُکر کرو کیونکہ وہ بھلا ہے اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔" زبور 1:106

حمد وستائش کا عمل خُدا کی بھلائی، اُس کی نجات اور اُس کے فضل کا تذکرہ ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی نجات کی قدرت اور اُس کی مہربانی کو تسلیم کرتے ہیں۔

دوسروں کو خُدا کو جاننے کی دعوت دینا

"قَوموں میں اُس کے جلال کا۔ سب لوگوں میں اُس کے عجائِب کا بیان کرو۔ کیونکہ خُداوند بزُرگ اور نِہایت سِتایش کے لائِق ہے۔ وہ سب معبُودوں سے زِیادہ تعظِیم کے لائِق ہے۔"زبور96:3۔4

حمد وستائش کے ذریعے، ہم خُدا کی عظمت کی گواہی دیتے ہیں اور دوسروں کو اُس کی تعریف میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ عِبادت ایک اِنجیلی بشارت کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ لوگ ہماری عِبادت میں خوشی اور جذبہ دیکھتے ہیں، وہ اُس خُدا کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے متوجہ ہو سکتے ہیں جس کی ہم عِبادت کرتے ہیں۔ یہ اِنجیل کو پھیلانے اور اُنہیں خُدا کے ساتھ تعلق میں مدعو کرنے کا دروازہ کھولنے کے مترادِف ہے۔

خُدا کی حمد وستائش نہ صِرف ہمارے رُوحانی تعلق کو مضبوط کرتی ہے بلکہ یہ دوسروں کو بھی خُدا کی محبت اور اُس کی حقیقت کا شعور دینے کا ایک طاقتور ذریعہ بن سکتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی عظمت، محبت، اور برکات کا تذکرہ کرتے ہیں، جو دوسروں کو اُس کی طرف مائل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

"اَے خُدا سے ڈرنے والو! سب آؤ۔ سُنو اور مَیں بتاؤُں گا کہ اُس نے میری جان کے لِئے کیا کیا کِیا ہے۔" زبور 16:66

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا کی حمد کرتے ہوئے ہم دوسروں کے سامنے خُدا کے عظیم کاموں اور اُس کی محبت کا بیان کرتے ہیں۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم دوسروں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی خُدا کی محبت اور برکات کو دریافت کریں۔

"اِسی طرح تُمہاری رَوشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تا کہ وہ تُمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تُمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجِید کریں۔" متی 16:5

ہماری حمد اور ہمارے اچھے اعمال دوسروں کو خُدا کی طرف بلاتے ہیں اور اُنہیں اُس کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ خُدا کی حمد کا ایک اور مقصد دُنیا میں اُس کی خوشخبری پھیلانا ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کی محبت اور نجات کی خبر کو دوسرے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ حمد کا عمل ایک دعوت ہے جو دوسروں کو خُدا کی طرف بلاتا ہے۔

"قوموں میں اُس کے جلال کا۔ سب لوگوں میں اُس کے عجائِب کا بیان کرو۔"

زبور 3:96

خُدا کی مرضی اور تبدیلی کے تابع ہونا

حمد وستائش خُدا کی مرضی کے تابع ہونے کا عمل ہے۔ جب ہم عِبادت کرتے ہیں، ہم اپنی خواہشات خُدا کے حوالے کر دیتے ہیں اور اپنے آپ کو خُدا کے مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں۔

خُدا کی حمد وستائش نہ صِرف ہمارے دِلوں میں شکر گزاری اور خوشی پیدا کرتی ہے، بلکہ یہ ہمیں خُدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب بھی دیتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، ہم اُس کی عظمت، قدرت، اور حکمت کا اعتراف کرتے ہیں، اور یہ عمل ہمیں اُس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی ہمت اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ حمد کا عمل ہمیں خُدا کے ساتھ ہمارے تعلق کو گہرا کرنے میں مدد دیتا ہے، جس سے ہم اُس کی مرضی کے مطابق چلنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

"خُداوند میں مسرُور رہ اور وہ تیرے دِل کی مُرادیں پُوری کرے گا۔" زبور 37:4

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں اور اُس میں خوش رہتے ہیں، تو وہ ہمیں اپنی مرضی کی راہ پر چلنے کی طاقت دیتا ہے۔ خُدا کی حمد کا عمل ہمیں اُس کی مرضی کو دِل سے قبول کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ ہمارا یہ عمل ہماری زندگی کو خُدا کی مرضی کے مطابق ڈھالنے میں مدد دیتا ہے۔ حمد کے ذریعے ہم خُدا کے فیصلوں کی عزت کرتے ہیں اور اپنے دِلوں میں اُس کی مرضی کو جگہ دیتے ہیں۔

"پس اَے بھائیو۔ مَیں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ اپنے بدن اَیسی قُربانی ہونے کے لِئے نذر کرو جو زِندہ اور پاک اور خُدا کو پسندِیدہ ہو۔ یِہی تُمہاری معقُول عِبادت ہے۔ اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئ ہو جانے سے اپنی صُورت بدِلتے جاؤ تاکہ خُدا کی نیک اور پسندِیدہ اور کامِل مرضی تجربہ سے معلُوم کرتے رہو۔" رُومیوں 12:1۔2

\

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہمارا دِل اُس کی مرضی کے مطابق بدلتا ہے۔ حمد کے ذریعے ہم اپنے دِماغ کی تجدید کرتے ہیں اور خُدا کی مرضی کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

رُوحانی ترقی اور تبدیلی

خُدا کی حمد و ستائش نہ صِرف ہماری رُوح کو تسلی اور سکون دیتی ہے، بلکہ یہ ہماری زندگیوں میں ایک گہری تبدیلی لانے کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم نہ صِرف اُس کی عظمت، قدرت، اور فضل کا اعتراف کرتے ہیں، بلکہ ہم اُس کی مرضی کے مطابق اپنی زندگیوں کو تبدیل کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں۔ حمد کے ذریعے ہمیں خُدا

کے قریب لایا جاتا ہے، اور یہ عمل ہمارے دِلوں اور دماغوں کو نئے سرے سے تشکیل دینے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

"اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدِلتے جاؤ تا کہ خُدا کی نیک اور پسندِیدہ اور کامِل مرضی تجربہ سے معلُوم کرتے رہو۔"

رُومیوں 2:12

جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اپنے دِلوں میں موجود گناہ کو خُدا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور وہ ہمارے دِلوں کو صاف کر دیتا ہے۔ حمد کا عمل ہماری رُوحانی صفائی کا ذریعہ بنتا ہے اور ہمیں اپنے دِلوں کی گندگی کو دُور کرنے میں مدد دیتا ہے تاکہ ہم خُدا کے قریب آ سکیں۔

"اَے خُدا! میرے اندر پاک دِل پَیدا کر اور میرے باطِن میں از سرِ نو مُستقیم رُوح ڈال۔" زبور 10:51

خُدا کی حمد کرنے کے ذریعے ہم اپنے دِلوں میں تبدیلی لا سکتے ہیں اور خُدا سے اپنے دِل کی صفائی کی درخواست کر سکتے ہیں۔

"مگر جب ہم سب کے بے نِقاب چہروں سے خُداوند کا جلال اِس طرح مُنعکِس ہوتا ہے جِس طرح آئینہ میں تو اُس خُداوند کے وسِیلہ سے جو رُوح ہے ہم اُسی جلالی صُورت میں دَرجہ بَدرجہ بدِلتے جاتے ہیں۔" 2 کرنتھیوں 18:3

عِبادت میں رفاقت

"اور آپس میں مزامیر اور گیت اور رُوحانی غزلیں گایا کرو اور دِل سے خُداوند کے لِئے گاتے بجاتے رہا کرو۔ اور سب باتوں میں ہمارے خُداوند یِسُوعؔ مسِیح کے نام سے ہمیشہ خُدا باپ کا شُکر کرتے رہو۔" اِفسیوں 19:5-20

جب ایماندار حمد وستائش کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں، تو اِس عمل سے کلیسیائی اتحاد کو فروغ مِلتا ہے۔ خُدا کی حمد وستائش ایک ایسا رُوحانی عمل ہے جس کے ذریعے ہم نہ صِرف اپنے دِلوں میں شکر گزاری اور محبت پیدا کرتے ہیں، بلکہ یہ عمل ہماری خُدا کے ساتھ گہری رفاقت کو بھی مستحکم کرتا ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد کرتے ہیں، تو ہم اُس کے ساتھ اپنے تعلق کو مزید گہرا کرتے ہیں اور اُس کی حضوری میں زندگی گزارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

"کیونکہ جہاں دو یا تِین میرے نام پر اِکٹّھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بِیچ میں ہُوں۔"

متی 18:20

خُدا کی حمد نہ صِرف ہمارے ذاتی تعلق کو مستحکم کرتی ہے، بلکہ یہ کلیسیا اور کمیونٹی میں رفاقت پیدا کرنے کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔

"اور ہر روز ایک دِل ہو کر ہَیکل میں جمع ہُؤا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خُوشی اور سادہ دِلی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور خُدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزِیز تھے اور جو نجات پاتے تھے اُن کو خُداوند ہر روز اُن میں مِلا دیتا تھا۔" اعمال 2:46-47

جب کلیسیا میں حمد و ستائش ہوتی ہے، تو یہ نہ صِرف اِنفرادی رفاقت کو بڑھاتی ہے بلکہ پوری کلیسیا کے درمیان محبت اور اتحاد پیدا کرتی ہے۔ کلیسیا میں رُوحانی ہم آہنگی آتی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔

ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی

حمد و ستائش ایک دوسرے کی ترقی، حوصلہ افزائی اور مضبوط کرنے کا کام کرتی ہے۔ یہ خُدا کی تعظیم کرنے اور ایمان میں ایک دوسرے کی حمایت کرنے کے لیے رفاقت میں شامل ہونے کا ایک طریقہ ہے۔ خُدا کی حمد و ستائش ایک بہت اہم عمل ہے جو نہ صِرف

ہمارے دِلوں کو تسکین پہنچاتا ہے بلکہ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ بائبل مُقدس ہمیں سیکھاتی ہے کہ ہم کس طرح ایک دوسرے کی مدد اور حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں اور اس میں خُدا کی حمد و ستائش کا عمل بھی شامل ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، تو ہم خُدا کے جلال کے لیے ایک اہم کام کرتے ہیں۔ بائبل مُقدس میں متعدد مقامات پر ہمیں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"پس تُم ایک دُوسرے کو تسلّی دو اور ایک دُوسرے کی ترقّی کا باعِث بنو۔ چُنانچہ تُم اَیسا کرتے بھی ہو۔" 1۔ تھسلنیکیوں 11:5

ہمیں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، خُدا کی حمد و ستائش کے ذریعے ہم ایک دوسرے کو یاد دِلاتے ہیں کہ خُدا ہماری زندگیوں میں موجود ہے اور ہمیں ہر حالت میں اُس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

"تُم ایک دُوسرے کا بار اُٹھاؤ اور یُوں مسیح کی شریعت کو پُورا کرو۔" گلتیوں 2:6

ہم ایک دوسرے کی مدد کر کے نہ صِرف خُدا کی مرضی کو پورا کرتے ہیں بلکہ اُس کی حمد بھی کرتے ہیں۔ خُدا کی حمد وستائش ہمارے اندر دوسروں کے لئے ہمدردی پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

اِس باب سے متعلق سوالات

1۔ حمد وستائش کا مقصد ایماندار کی زندگی پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

2۔ حمد وستائش کے ذریعے خُدا کی حاکمیت کا تسلیم کرنا کیسے ممکن ہوتا ہے؟

3۔ حمد وستائش کی مدد سے ہم خُدا کے ساتھ کس طرح گہرا تعلق قائم کر سکتے ہیں؟

4۔ زبور 100:4 میں شکر گزاری کے عمل کی اہمیت کیا ہے؟

5۔ حمد وستائش ہمیں خُدا کی موجودگی کا تجربہ کیسے کراتی ہے؟

6۔ 2۔ تواریخ 20:20-22 میں حمد وستائش کو جنگ میں فتح کے حصول کے طور پر کیسے بیان کیا گیا ہے؟

7۔ نجات کے جشن کے دوران حمد وستائش کا کیا کردار ہوتا ہے؟

8۔ خُدا کی حمد کی مشق کرنا دوسرے لوگوں کو کیسے خُدا کے قریب لاتی ہے؟

9۔ حمد و ستائش کے ذریعے خُدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے میں کیا مدد ملتی ہے؟

10۔ عِبادت میں رفاقت کس طرح ایمانداروں کے درمیان محبت اور اتحاد پیدا کرتی ہے؟

کتابیات

Worship God by Watchman Nee (1990)

Worship: The Missing Jewel by A.W. Tozer (1992)

The Purpose and Power of Praise and Worship by Myles Munroe (2000

The Power of True Worship by Janine A. Johnson (2018)

Power In Praise by Merlin R Carother (2003)

Praise works by Merlin R Carother (2010)

You Can Be Happy Now by Merlin R Carother (2001)

The Worshiping Church A Handbook of Worship by D.A. Carson (1993)

The Heart of Worship by Matt Redman(2004)

How to Lead Worship Without Losing Your Mind" by Daniel R. Jones(2015)

Worship as a Lifestyle" by R. T. Kendall(2007)

شفاعتی پرستِش۔۔ڈک ایسٹ مین

قاموس الکِتاب

حمدوستائش۔۔چرواہے کا عصا

فاتح قیدی۔۔میرلن کروتھرز

مضامینِ بے مثال۔۔جِلد دوم2004

تفسیر اُلکِتاب جلد سوم۔۔۔(مسیحی اشاعت خانہ2014)

تفسیر اُلکِتاب جلد چہارم۔۔۔(مسیحی اشاعت خانہ2020)

تفسیر اُلکِتاب جلد پنجم۔۔۔(مسیحی اشاعت خانہ2014)

ساؤتھ ایشیا بائبل کمنٹری(مسیحی اشاعت خانہ2023)

پادری شہزاد الیاس پاور اِن ورڈ منسٹریز میں پاسبانی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔
اُن کی اہلیہ آفیہ شہزاد اور بیٹا واعظ شہزاد بھی خدمت گزاری کے کام میں اُن کے ساتھ پیش پیش ہیں۔
آپ سے درخواست ہے ہماری چرچ ٹیم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں
تاکہ خُدا کے کلام کی خِدمت خُدا کی مرضی کے مطابق سرانجام دے سکیں۔
اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئی ہے تو آپ اِس تحریر کو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی کلیسیا کے اراکین، اپنے بہن بھائیوں
اور اپنے دوست احباب کے ساتھ ضرور شیئر کریں خدا آپ کو برکت دے شکریہ۔